الحمد للہ

چابک سُنی

۱۳۲۷

کے دو پہلے رسالے

۲۳ ۱۳ (۱) ۲۳ ۵ ۱۳

ظفر الدین الجید معروف بہ بطش غیب

جسمین مسلمانون نے دیوبندی گروہ کے سرگروہون سے (جنھون نے اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سخت گالیان لکھکر چھاپی ہین) تصفیہ دینی کے لیے ایمانی سوالات کیے اور پانچوان سال ہے کہ وہ سب ونکے جواب سے عاجز رہے اونکے سرغنہ مولوی تھانوی صاحب نے مناظرہ سے فرار کا کھلا اقرار کیا اور صاف کہدیا کہ آپ جیتے مین ہارا۔ مگر نفسانیت یہ کہ معقول بھی کردیجے تو وہی کیے جاونگا

۱۳ ۵ ۲۷ (۲) ۱۳ ۵ ۱۳

ظفر الدین الطیب معروف بہ صدائے مناظرہ

جسمین دیوبندیون اور غیر مقلد وہابیون کے احزاب متفقہ کا رد ممتاز ہے جو ہر چھپا کہ اہلحدیث مین مناظرہ کی نمائشی پکار کا کشف راز ہے دیوبندیون کی ۳۵ سال کی چپ توڑنیوالی تحریر صاف صاف تکذیب خدا کی بولتی تصویر مسماۃ اسکات المعتدی کا پہلا جواب مظہر صواب جس سے آشکار کہ وہ دیوبندی تحریر فحش و کذب افترا کا انبار علانیہ اون سب کے عجز و فرار کا مکرر اقرار

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوئے

۱۹ شعبان معظم سنہ ۲۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲ ربیع الاول شریف کو جو وہابیہ نے عین مجلس مبارک مین کہ ۵۰۰ سے زائد مسلمان جمع تھے ایک مولویصاحب کو دربارۂ علم غیب سوال کرنیکے لیے امادہ کیا اور بحمد اللہ تعالی فوراً جواب شافی پایا جسے برملا اون مولویصاحب نے تسلیم کیا اور ٹھیک ہی فرمایا جسپر اہل مجلس نے اونکی انصاف دوستی کی تعریف کی اور وہ تشریف لیگئے اوسیوقت اونکے افسر صاحب نے کہا تھا کہ اونکی زبان بند ہوگئی یعنی تسلیم کرکے نہین اوٹھے بلکہ ہیبتِ حق سے بند ہوگئے حاضران مجلس نے فوراً لقمہ دیا کہ حضرت وہ ٹھیک ہی کہکر تو اوٹھے ہین آپ فرماتے ہین فقط بند ہوگئے پھر بار بار خود اونکے ان افسر صاحب سے فرمایا گیا کہ آپ کو شک ہو تو آپ بمجھ لیجیے اسکا جواب کچھ نہ تھا۔ آخر مع اپنے ہمراہیون کے بہت ناکامی کے ساتھ تشریف لیگئے اوس روز سے تمام وہابیہ شہر کو فکر رہی کہ کسیطرح اس عار کو دفع کرین دو عدد سے کہ باہم سخت مخالفت رکھتے تھے اہلسنت کے مقابل ملۃً واحدۃ ہوگئے اہلسنت کے متعدد وعظونمین اونکے طلبہ مدرسین غول باندہ باندھکر بڑے ارادون سے گئے۔ مگر بحمد اللہ تعالے کبھی ہمت نہ پڑی آخر یہ ٹھہرائی کہ اپنے اکابر کو بلائین اور اہلسنت کو جسطرح ممکن ہو نقصان پہنچائین مہینون سے خبرین اوڑاتے تھے کہ فلان فلان صاحب بلائے جائینگے مباحثہ ہوگا ہنگامہ

کرینگے یہانتک کہ ۱۱ ماہ حال روز دوشنبہ کو قریب عصر خبر آئی کہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی اور
مولوی خلیل احمد صاحب انبہٹی آگئے اور برات کی گاڑی مین مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی و
مولوی احمد حسن صاحب امروہی بھی آنیوالے ہین بعد عشا ہم طلبہ کو اپنے سبق وغیرہ سے فارغ ہو کر
خیال آیا کہ ان چارون حضرات سے مسائل دائرہ کی نسبت بعض شرعی ضروری سوالات کرلین
کہ علما کا جواب عالمانہ ہوتا ہی ممکن کہ اونکے منصفانہ جواب ہی سے جہالات وہابیہ شہر کا علاج ہوجائے
اور جب خود اپنے ہی علما کا جنکو اپنی مدد کے لیے بلایا ہی جواب دیکھین تو ان وہابیہ کا فتنہ باسانی
ازالہ پائے اس توقع پر شب ہی کو یہ سوالات لکھکر صبح معززین وعمائد شہر مثل جناب خواجہ
محمد حسن صاحب و عالیجناب مرزا اعلام قادر بیگ صاحب رئیس دیندار جناب شیخ محمد تصدق حسین
خانصاحب و جناب منشی محمد ظہور صاحب و جناب محمد عثمن خانصاحب و دیگر بعض معززین و معظم سادات
کرام کے ہمراہ مولوی اشرفعلیصاحب کے فرودگاہ پر حاضر ہوئے خیال تھا کہ چارون صاحب
وہین تشریف رکھتے ہونگے مگر معلوم ہوا کہ صرف مولوی تھانوی صاحب تشریف فرما ہین باقی
صاحبونکے آنیکی خبر حضرات نے محض بے پر کی اوڑائی تھی پھر بھی مولویصاحب کا ملنا غنیمت
جانا کہ اب بعد مولوی گنگوہی صاحب کے یہی سرگروہ دیوبندیان گنے جاتے ہین اور یہ کوئی
مناظرہ بھی نہین جسمین مولویصاحب کو وہابیہ ہردو مدرسہ کیطرح استعانت بالغیر کی ضرورت پڑے
یہ تو دینی مسائل کے چند سوال ہین اور وہ بھی خود آپ کے اور آپکے برادر بزرگ مولوی گنگوہی
صاحب کے عقائد سے متعلق مگر ہزار افسوس کہ مولویصاحب موصوف اون سوالات کا سرنامہ
دیکھتے ہی سخت مضطرب ہوگئے اور بہت منت سماجت سے اونھین فوراً واپس دیا ہرچند گزارش
کیگئی کہ یہ کوئی مباحثہ نہین چند مسائل کا جواب مطلوب ہی مگر مولویصاحب بات زبان سے
نکلنے نہ دیتے تھے برابر معاف کیجیے معاف کیجیے فرماتے تھے ہواخواہونکی اوڑائی ہوئی خبر
مباحثہ مباحثہ مولویصاحب کے کانون تک پہنچی ہوئی تھی اور وہی تصویر آنکھون کے سامنے
تھی حتی کہ مجبورانہ اس لفظ پر ختم فرمایا کہ آپ جیتے مین ہارا ہم طلبہ اور تمام اہلسنت حضار و قصبہ

سخت حیران تھے کہ عالم سے چند مسائل دریافت کیے جائین اوسپر اسقدر گھبراہٹ کیسلیے
آخر مجبوری سب حضرات واپس آئے اسیوقت وہی پرچہ سوالات بصیغہ رجسٹری رسید طلب
مولویصاحب کی خدمت مین بھیجدیا آج تیسرے دن انکاری ہوکر واپس آیا اب بذریعہ طبع حاضر
کیے جاتے ہین مسلمان ملاحظہ فرمائین کہ ان سوالات مین ایسی کیا بات تھی جس سے مولویصاحب
کو اسدرجہ وحشت اضطراب کی حالت ہوئی ہم غربا طلبہ امیدوار کہ اب بغور تنہائی مین انہین
ملاحظہ فرماکر ایک ہفتہ مین یعنی جمعہ ۲۲ ماہ حال تک باطمینان جواب عطا فرمائین آیہ کریمہ کہ آغاز
سوالات مین لکھی ہے پیش نظر رکھکر عہد الٰہی کی مخالفت پسند نکرین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم		نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بملاحظہ مولوی اشرفعلیصاحب تھانوی ومولوی خلیل احمد صاحب انبہٹی ومولوی محمود حسن صاحب
دیوبندی ومولوی احمد حسن صاحب امروہی خصوصاً واولاً وسائر موافقین ومتبعین اہل
گنگوہ ودیوبند عموماً وثانیاً قال اللہ تعالی عزمن قائل واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتب
لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ اورجب عہد لیا اللہ سبحانہ وتعالی نے اون لوگون سے جنھین
کتاب دیگئی کہ البتہ ضرور تم اوسے صاف بیان کردینا لوگون سے اور اوسے چھپانا نہین یہ آیہ کریمہ
یاددلاکر آپ حضرات سے چند سوال ضروری دینی محض بنظر خیرخواہی دین گزارش ہین امید کہ
صاف صاف جواب بے پردہ وحجاب بیان فرمائین اگر کسی جواب مین کوئی اجمال یا اہمال
رہجائیگا دوبارہ صاف کرلیا جائیگا مقصود محض تصفیہ امور دین ہی اہم فالاہم کے لحاظ سے
ان چند سوال سے ابتدا کیجاتی ہی بقیہ انشاء اللہ تعالی آئندہ معروض ہونگے حتی لا تکون
فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

سوال اول جو شخص باآنکہ اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہو کہ کذب باری سبحنہ وتعالی ممتنع بالغیر
ہی اور اوسکے امتناع بالغیر پر اجماع واتفاق بتاتا ہو باینہمہ جو وقوع کذب باری مانے اوسکی
نسبت کہے کہ اگرچہ اسنے تاویل آیات مین خطا کی مگر تاہم اوسکو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا

نہین چاہیے اور کہے کہ اسکو کوئی کلمہ سخت نہ کہنا چاہیے اور اس اختلاف کو حنفی شافعی سا
اختلاف بتائے تو آیا یہ شخص مسلمان ہی یا کافر اگر کافر ہی تو جو اسے مسلمان جانے وہ مسلمان
ہی یا کافر **سوال دوم** جو شخص باوصف اعتقاد مذکور کہ کذب باری بالاتفاق ممتنع بالغیر ہی
قائل وقوع کذب کی حمایت مین مسئلہ خلف وعید پیش کرے اور کہے کہ وقوع خلف وعید
کو جماعت کثیرہ علماے سلف کی قبول کرتی ہی اور واضح ہی کہ خلف وعید خاص ہی اور کذب
عام ہی کیونکہ کذب بولتے ہین قول خلاف واقع کو سو وہ گاہ وعید ہوتا ہی گاہ وعدہ گاہ خبر
اور سب کذب کے انواع ہین اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہی انسان اگر ہوگا تو
حیوان بالضرور موجود ہوویگا لہذا وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے آیا یہ قائل مسلمان
یا کافر اور جو اسے مسلمان کہے وہ مسلمان ہی یا کافر **سوال سوم** جس وصف کا اثبات
مخلوق مین کسی ایک فرد کے لیے شرعاً شرک ہو آیا وہ تمام مخلوق مین جس فرد کے لیے ثابت
کیا جائے شرک ہی ہوگا یا بعض کے لیے اوسکا اثبات شرک ہو اور بعض کے لیے نہین
آیا شرک مین تفصیل ہی کہ بعض مخلوقات اللہ تعالی کی شریک ہو سکتی ہین اور بعض نہین اور اگر
یہ تفصیل باطل ہی اور جس صفت کا ایک فرد کے لیے اثبات شرک ہو ہر فرد مین مطلقاً
یہی حکم ہی تو جو شخص ایک صفت کو ایک فرد کے لیے ثابت ماننا شرک بتائے اور خود اوسی
صفت کو دوسرے فرد کے لیے ثابت مانے تو آیا خود وہ اپنے مونھ سے مشرک ہوا یا نہین
سوال چہارم جسطرح فروع واعمال مین چار اصول ہین کتاب و سنت واجماع وقیاس
آیا اصول عقائد مین بھی یہی اصول ہین یا کچھ اور برتقدیر ثانی وہ اصول کیا اور کتنے ہین
کہ جنکے علاوہ کسی اور دلیل سے عقائد مین استدلال ناجائز و باطل ہو **سوال پنجم**
باب عقائد جسمین قطعیات کے سوا احادیث آحاد بھی ناکافی سمجھی جاتی ہین وہ کیا باب ہی
آیا متعلقات افعال مکلفین کے سوا ہر مسئلہ مطلقاً اسی باب عقائد سے ہی اور کسی کے لیے
کوئی فضیلت ثابت یا اوس سے اوسکا سلب ماننا علی العموم ایسا ہی ہی کہ بے دلیل قاطع

باطل و نامقبول یا یہان کوئی تخصیص و تفصیل ہے اگر ہی تو کیا ہی تعدد اوس کا ثبوت کہان سے
سوال ششم عقائد مین تقلید جائز ہی یا نہین اگر ہی تو کسکی آپ عقائد مین صرف امام ابو حنیفہ
کے مقلد ہین یا کس کس عالم محدث مفسر وغیرہ کے سوال ہفتم جو مسئلہ باب عقائد سے ہو
اوسکی دونون جانب یا جانب سلب وسی باب سے ہونگے یا یہ بھی ممکن ہو کہ ایک جانب
بے قطع نامقبول اور دوسری جانب ظنیات بھی قبول بر تقدیر ثانی اسکا کیا ثبوت ور وہان
کیا فارق سوال ہشتم ائمہ کرام نے تصریح فرمائی ہی یا نہین کہ باب فضائل مین ضعاف
بھی مقبول وہ کونسا باب ہی اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا اہل بیت و صحابۂ کرام رضی اللہ
تعالی عنہم کے لیے کسی فضیلت کا اثبات اس باب سے ہی یا نہین سوال نہم روز اول
سے روز آخر تک کان و مایکون جو کچھ ہوا اور ہو گا متناہی ہی یا غیر متناہی اللہ عزوجل کا علم
صرف اسی ماکان و مایکون مین منحصر اسکے سوا وسے تعالی معاذ اللہ کچھ نہین جانتا یا یہ او سکے
علوم سے ایک نہایت قلیل حصہ ہی جو ادنے قطرے اور لاکھون بحار کی بھی نسبت نہین
رکھتا بر تقدیر ثانی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے اسکا اثبات شرک ہی یا کفر یا ضلالت
یا ان سب سے پاک سوال دہم روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور ہو گا وہ سب لوح محفوظ
مین مکتوب ہی یا نہین اگر ہی تو اللہ تعالی اوسمین سے کتنی بات کا علم عطا کرنے پر قادر ہی
بعض کا یا کل کا اگر اوس مجمع کا علم دینے پر قادر ہی تو دوسرے کے لیے اوسکا بعطائے الٰہی
ثابت ماننا کیونکر شرک ہو سکتا ہی کیا اللہ تعالی دوسرے کو اپنا شریک بنا لینے پر قادر ہی اور
اگر نہین تو وہ حد معین کیجائے کہ اللہ تعالی اتنی باتون کا علم دینے پر قادر ہی اس سے زیادہ پر
قدرت نہین رکھتا سوال یازدہم نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی بعض غیبات
کا علم ہی یا کسی غیب کا علم اصلا نہ دیا گیا جو شخص مطلقا علم غیب بعطائے الٰہی نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے مسلوب مانے وہ قرآن مجید کا مکذب اور نبوت کا منکر اور زندیق کافر
ہی یا نہین سوال دوازدہم انبیا علیہم الصلاۃ والسلام غیب کی خبرین بتانے تشریف

لاتے ہین یا شہادت کہ جنھین لوگ خود بھی اپنے حواس وعقل سے سمجھ سکتے ہون - برتقدیر
اول ان علوم غیب مین اونکو تمام عالم پر تفضیل ہی یا نہین اور اون سب مین حضور اقدس
سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اونپر فضیلت ہی یا نہین جو شخص اس باب مین نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کی فضیلت وتخصیص کا منکر ہو مسلمان ہی یا کافر **سوال سیزدہم** وہ کون علوم
غیب ہین اور کن باتون سے متعلق ہین جو لازم نبوت ہین اور وہ سب انبیا مین یکسان
ہین یا بتفاوت اور ہر نبی کو نبوت کے ساتھ معاً عطا ہوتے ہین یا بتدریج ملتے رہتے ہین
برتقدیر ثانی بعض کا بعض وقت مین انتفا دوسرے وقت حصول کو منافی ہی یا نہین
سوال چہاردہم آیات واحادیث کے اطلاقات وعمومات جبتک اونکی تقیید وتخصیص
دلیل وحجت شرعی سے ثابت نہ ہو اونھین اپنے اطلاق وعموم پر رکھنا اور نصوص کو اونکے
ظاہر پر حمل کرنا واجب ہی یا نہین **سوال پانزدہم** تخصیصات عقلیہ یا عرفیہ معروفہ عام کو
اپنی قطعیت سے نازل کرتی ہین یا نہین **سوال شانزدہم** اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کا کلام متاخرین مفسرین شراح کے اقوال غیر ماثورہ وبے سند پر مقدم ہی یا
انکے اقوال خدا ورسول کے کلام پر حجت ہین اونکے مقابل انکا پیش کرنیوالا مومن صالح ہی
یا گمراہ فاسق **سوال ہفدہم** کس دلیل شرعی سے ثابت ہی کہ تمام صبیان ومجانین وبہائم کو
بھی علم غیب ہی اگرچہ بعض کیا آپ بتا سکتے ہین کہ گدھے کو کتنا علم غیب ہی اور بھینس کتنا
غیب جانتی ہی اور اُلو کتنے غیب کا عالم ہی جو شخص ان سب کے لیے علم غیب ثابت کرے
مسلمان سُنی صالح ہی یا کافر یا گمراہ یا فاسق **سوال ہیزدہم** جو شخص یہ کہے کہ بعض علوم
غیبیہ مراد ہین تو اسمین حضور کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون
بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہی اوس نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین
کی یا نہین کیا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے
کو حاصل ہی ایسا کہنے والا مسلمان ہی یا کافر اور جو اوسے مسلمان جانے وہ مسلمان ہی یا کافر

سوال نوزدہم مولوی اسمعیل صاحب دہلوی و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور خود
آپ حضرات کہ عالم کہلاتے ہین آیا اونکا یا آپکا علم علم الٰہی کے برابر اور جمیع معلومات الٰہیہ کو
محیط ہی یا اونہین اور آپ کو صرف بعض کا علم ہی بر تقدیر ثانی اگر کوئی کہے کہ ان اشخاص کو دین
کو عالم کہنے کی کیا تخصیص ہی مولوی اسمعیل صاحب کا سا علم ہر گدھے کو ہی اور مولوی گنگوہی صاحب
کا سا علم ہر بھینس کو ہی اور تھانوی انبہٹی دیوبندی امروہی صاحبان کا سا علم ہر بھیڑ اور بکری کو تو
اوس قائل نے دہلوی اور گنگوہی اور آپ صاحبون کی توہین کی یا نہین اگر کی تو کیا وجہ کہ
یہ الفاظ آپ صاحبون کے حق مین تو توہین قرار پائین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان اقدس مین توہین نہ ٹھہرین اور اگر نہین تو وجہ تخصیص بتائیے کہ اونہین اور آپ
حضرات کو مولوی کہا جائے اور ان چوپایون کو باوصف اسکے کہ آپ کے نزدیک علم مین آپ
صاحبون کے برابر ہین اس لقب سے محروم رکھا جائے **سوال بستم** آپ کے ایمان مین
نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم وسیع تر ہی یا ابلیس لعین کا جو شخص کہے کہ شیطان و ملک الموت
کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہی اوس نے نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی توہین کی یا نہین ایسا شخص مسلمان ہی یا کافر۔

آپ کے ملال وکلال کے خیال سے فی الحال یہ بیس سوال حاضر خدمت ہین سوالات مزید
انشاءاللہ المجید بعد جواب متعاقب حاضر ہونگے۔ اول مخاطب آپ حضرات ہین آپ چارون
صاحب اگر جواب سے عجز کا اقرار تحریر فرمائین تو کسی اور کا جواب قابل التفات ہو سکیگا اگر آپ نے
جواب نہ دیا اور کوئی پانچوان شخص برائے نام مجیب بنا تو جب تک آپ صراحۃً اقرار عجز نہ فرمائین
اوسکی بات قابل التفات نہ ہوگی کہ مقصود مفت کی تو تو مین مین نہین بلکہ تصفیۂ امور دین
اور جناب گنگوہی صاحب کے بعد آپ ہی چار صاحب فرقۂ دیوبندیہ کے سرگروہ حامی مبین تو
آپکے سوا دوسروں سے خطاب نہین بینوا توجروا۔ مورخہ ۱۲ جمادی الآخرہ روز سہ شنبہ ۱۳۲۳ھ

المستفتی

خادمان اہلسنت عبدالرشید و غلام مصطفےٰ ابراہیم بہاری و غلام محمد بہاری و ظفر الدین قادری و دیگر اہلسنت

پیشی سوالات پر مولوی اشرف علیصاحب کی حالت

آج بتاریخ ۲ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ روز سہ شنبہ وقت چاشت ہم طلبہ محمد ظفر الدین و محمد عبدالرشید طلبائے مدرسۂ اہلسنت وجماعت مع جناب خواجہ محمد حسن صاحب و جناب شیخ تصدق حسین خانصاحب و جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب و جناب منشی محمد ظہور صاحب و جناب محمد عثمان خانصاحب وغیرہم معززین کرام یہ بیس سوال لیکر مولوی اشرف علیصاحب کے پاس سیست گنج گئے اور سوالات کا مسودہ فقیر عبدالرشید نے اونکے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ انکے جواب مرحمت فرمایئے مولویصاحب نے ہاتھ مین لیکر واپس کیا - جب کہا گیا کہ آپ نہین دیکھ تو لیجیے جوابدیا کہ مین نے آپسے لیلیا اور آپ مجھسے لیلیجیے مین مباحثہ کے واسطے نہین آیا ہون اور نہ مباحثہ کرنا چاہتا ہون مین اس فن مین جاہل ہون اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہین یہ فن فساد آپ کو مبارک رہے جو شخص تم سے دریافت کرے تم اوسے ہدایت کرو طبیب کا کام نسخہ لکھدینا ہی یہ نہین ہے کہ مریض کی گردن پر چھری رکھدے کہ تو پی لے تم اپنی امت مین سب کو داخل کرلو جب کہا گیا کہ یہ مباحثہ نہین ہے بلکہ چند سوالات ہین تو کہا کہ آپ کتنا ہی کہین مین جو کچھ کہہ چکا ہون اور لکھ چکا ہون وہی کہونگا اور اگر مجھے تھوڑی دیر کیواسطے معقول بھی کر دیجیے تو وہی کہے جاؤنگا مجھے معاف کیجیے آپ جیتے اور مین ہارا اوسوقت مولویصاحب کے پاس حافظ احمد حسن صاحب مہتمم مدرسہ مداری دروازہ و مولوی ابراہیم مدرس مدرسۂ مذکورہ و حاجی محمد سعید صاحب سوداگر رکن مدرسۂ مذکورہ و حسین الدین و حسن نواز طلبائے مدرسہ سرائے خام و میر اکبر علیصاحب محصل چندہ مدرسۂ سرائے خام و جناب منشی مسیح الدین صاحب ولد ڈپٹی خیرالدین صاحب و مولوی لی احمد صاحب بنگالی طالبعلم مدرسہ رامپور اور بعض حضرات اور بھی موجود تھے - خواجہ محمد حسین بقلم خود محمد تصدق حسین بقلم خود

العبد غلام قادر — العبد محمد ظہور — العبد عثمن خان بقلم خود — العبد حافظ بنیاد علی

اہل اسلام سے انصاف طلب

مسلمان ملاحظہ فرمائین کہ عالم کہلا کر دینی مسائل کے نام سے اتنا گھبرا جانا کیا معنی رکھتا ہے مگر افسوس
کہ مولوی صاحب کو یہ سخت تکلیف ادنہی ذریات اہل مدرستین و دیگر وہابیہ شہر کے ہاتھون پہنچی مولوی صاحب
جسے فساد بتاتے ہین اسکے بانی وہی حضرات ہین اونھین نے مہینون سے مناظرہ مناظرہ کی رٹ لگائی
اوسیطرف سے آپکو برے مباحثہ بلانیکی خبرین اڑین ادھر سے آپکے آنے پر شورشین ہوئین ورنہ بحکم ان الناس
قد جمعوا لکم فاخشوہم بزعم خود اہلسنت کے ڈرانیکو اونکے آنیکی غلط خبرین دین ان وجوہ پر سمجھا گیا کہ
آپ ونکے عمدہ ہین لہذا آپکی خدمتمین سوالات حاضر ہوئے ورنہ پہلے کبھی کسی نے آپکی طرف التفات بھی کیا تھا
بہرحال دینی سوالون کے نام پر اتنا اضطراب عجب العجاب ہے آپکا اقرار جہل اگرچہ قد یصدق کی تصدیق
ہوا اور آپکا فرمانا کہ میرے اساتذہ بھی جاہل ہین آپکی سعادتمندی مگر مناظرۂ دینی کہ زمانۂ رسالت سے سنت
متوارثہ ہوا اوسے فساد بتانا سخت عجیب ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ خود آپکا حفظ الایمان ایسی ہی متعلق
بعض عقائد سوالات کا جواب ہے اگر ایسے سوالونکا جواب دینا فساد ہے تو یہ فساد تو آپ ہی کا ہے پھر دفع
فساد کو فساد بتا کر بچنا فساد کا قائم رکھنا ہوا اور سنیے تو جناب مولوی گنگوہی صاحب نے جو خاص مناظرہ مین
کتابین لکھین جیسے رد الطغیان و ہدایۃ الشیعہ اور براہین قاطعہ پر وہ حرف بحرف قبول کی تقریظ جمائی
آپکے نزدیک وہ کتنے بڑے مفسد و فساد پسند تھے یا یہ ٹھہری ہے کہ جہان دو حرف کہنے کی گنجائش سمجھے
مناظرہ دینی کام ہوا اور جہان سخت مقابلہ سے پایا مناظرہ فساد ہو گیا لله انصاف یہ کیا دین یہ کیا
دیانت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وہ سخت توہینین کیجیے
اور جب کوئی مسلمان اوسکا تصفیہ چاہے تو دینی سوال کو فساد کہہ دیجیے اور مصطفے
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین پر وہ سخت اصرار کہ منقول بھی کر دو مگر مین وہی کہے جاؤنگا ولاحول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خیر ایک ہفتہ کی مہلت آپکو اور ہے اسمین جواب دیجیے یا توہین نبوت سے
توبہ کیجیے اللہ توفیق بخشے آمین۔ العبد۔ محمد ظفر الدین و محمد عبد الرشید طلبہ
مدرسہ اہل سنت و جماعت واقع بریلی ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ

ہدایت طلبی کے نام لیوون کو اسلامی دعوت مناظرہ مناظرہ کی نمائشی پکار کا کشف حقیقت

قال اللہ تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اہل انصاف ان معروضات کو بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین جو سچے دل سے انصاف کا ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر حق واضح فرما دیتا ہی وہ اس آیت کریمہ مین فرما چکا کہ جو ہماری راہ مین کوشش کرین ہم ضرور ضرور اونھین اپنی راہون کی ہدایت فرمائینگے آپکا نیازمند اولًا سات واضح اصول اہل ایمان وانصاف کے سامنے پیش کرے جسکا جواب کسی ذی عقل کے نزدیک سوا ہان کے کچھ نہین ہو سکتا پھر واقعہ خاصہ پر اونکی تطبیق گزارش ہوگی اصول واضحہ (۱) الحمد للہ ایمان ہی وہ نعمت ہی جسکی حفاظت تمام دینی عظیم کامون سے بھی اہم واعظم ہی نہ کہ دنیوی مشغلے جنکا مقصود خدا نہ ہو (۲) اہم فالاہم کی ترتیب عقل ونقل کا اجماعی مسلمہ مسئلہ ہی جسپر اہم کا بھاری مطالبہ عائد ہو چکا اور وہ اوسے چھوڑ کر غیر اہم مین وقت برلائے وہ یا تو عقل سے مس نہین رکھتا یا براہ فریب ومغالطہ اپنا گہرا عیب چھپاتا کاری زخم سے جان بچاتا ہی کہ بالائی باتون مین عظیم مطالبہ ٹل جائے اور عوام پر اپنا عجز اپنا سخت عیب نہ کھلنے پائے۔ ایک شخص پر

دس لاکھ اشرفی کے سرقہ کا دعوے دائر ہو وہ اسکا جواب کچھ نہ دے بلکہ یہ کہے کہ دنل
پیسے جو اوس دن مین نے قرض لیے تھے کیا مین ادا نہین کر چکا۔ آؤ اسمین بحث کر لو
عقلا سے انصاف طلب کر ایسے شخص کو کیا کہا جائیگا (۲) ایک فرقہ کے اکابر کا سالہا
سال سے رد ہو رسائل وخطوط رجسٹری ہو کر جائین اور ہمیشہ لاجواب رہین بلکہ صراحۃً
جواب دینے سے انکار آئے تو اہل انصاف کے نزدیک مناظرہ کس طرف سے ہوا اور سکوت
و فرار کس جانب سے۔ جو اولٹی نسبت کرے وہ پکا مجنون یا ڈھٹائی کے ساتھ پورا کذاب
ہی یا عاقل راستگو (۴) جو مباحث سالہا سال سے بر روے کار آچکے انھین قطعاً
لاجواب چھوڑنا نہ اونھین قبول کرنا نہ اونکے جواب سے اپنا عجز ماننا اور پھر عوام کے آگے مناظرہ
مناظرہ پکارنا صریح مکاری ہی یا نہین (۵) جس فریق پر سالہا سال سے سوالات کا قرضہ ہو
کس قانون عقلی یا نقلی سے اوسکو اختیار ہو کہ اونکا جواب تو اصلا نہ دے اور اپنی طرف
سے سوال لے دوڑے کیا یہ صراحۃً جان بچانا اور اپنا عجز وعیب چھپانا نہین کیا ایسے سوال
از روے قانون مناظرہ مستحق جواب ٹھہر سکتے ہین یا اس حیلہ گری سے وہ برسون کا قرضہ
چھوٹ سکتا ہی (۶) جو مضامین سالہا سال سے چھاپ چھاپ کر تمام ملک بلکہ عرب وعجم مین
شائع کیے جائین وہ موافق مخالف سب کے سامنے پیش ہوئے یا اونکی نسبت یہ کہنا صحیح
ہی کہ صاحب مضامین کو خوف ہی اون مضامین کی نسبت تزلزل ہی اونکو مخالف کے روبرو
پیش کرنیکے قابل نہین جانتا کیا ایسے قائل کو نہ کہا جائیگا کہ وہ یا تو کور دل ہی کہ آنکھ نہ کان
یا پرلے درجہ کا بیحیا کذاب کہ دین نہ ایمان (۷) مناظرہ وہ ہی جسمین احقاق حق مقصود
ہو بے اسکے شرعاً حرام ومعصیت اور عقلاً جہالت ونفسانیت۔ احقاق حق مین ہر فرقہ
کی قسمت اوسکے اکابر سے وابستہ ہوتی ہی اونھین کا عجز اوس سارے فرقہ پر اثر ڈالتا ہی
اصاغر کی اسکات مین کوشش بے سود ہوتی ہی کہ اول تو اونکو بوجہ بے وجاہتی وکم
حیثیتی بات بدلنے کہنے مکرنے ڈھٹائی کے ساتھ آفتاب کا انکار کرنیکی زیادہ جرأت

ہوتی ہی جو بڑے کہلاتے ہین اپنے نام کی لاج سے پھر بھی کچھ شرماتے ہین اور اصاغر تو
جانتے ہین کہ ع بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا ۔ ایسی حالت مین تو توہین ہین کے سوا
وضوح حق کی کیا امید اور بالفرض طرف مقابل کی قوت نے ایسا ہی دبالیا کر ساکت ہی ہونا
پڑا پھر بھی کیا فائدہ اوس فریق والون کا سہل جواب ہی کہ یہ کون تھے انکی مغلوبی سے ہمین
کیا ضرر اہل انصاف نظر فرمائین کہ یہ امور کیسے حق صحیح ہین کہ جو حقیقۃً طالب حق ہو اوسے
انمین کلام نہین ہوسکتا پھر ایک فرقہ کے اکابر کہ سالہا سال دوسرے فریق کے معظم سے
خائف و ترسان اور اوسکے مقابل ساکت و بے زبان رہے ہون رُخ چھپین تقاضے ہون
سوالات جائین کبھی ایک حرف کے جواب کی ہمت نہ ہو تو کیا اونکا عجز صراحۃً نہ کھل گیا کیا
وضوح حق مین کوئی دقیقہ رہا کس قانون کے رو سے اونکو حق ہوسکتا ہی کہ خود بدستور
پردہ نشین رہکر معظم فریق مخالف کے مقابل اپنے اصاغر کو ہلکارین کیا اس سے صاف
نہ سمجھا جائیگا کہ وہ اپنے سر سے بلا ٹالتے اور احقاق حق کو توہین مین پر ڈھلتے ہین
مسلمانو! للہ و قیامت کو یاد کرکے ان ساتون اصول کو پیش نظر رکھو

اب آپکا خیر خواہ نیازمند واقعہ خاصہ پر ان اصول کی تطبیق عرض کرتا ہی

(۱) بفضل الٰہی و عنایت حضور پر نور رسالت پناہی جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
۱۲۹۳ھ ہجریہ قدسیہ سے سال حال ۱۳۲۷ھ تک پینتیس سال ہوئے آستانہ علیہ اعلیحضرت
عالم اہل سنت صاحب حجت قاہرہ مجدد المائۃ الحاضرہ دام ظلہم العالی سے وہابیہ و غیر مقلدین
عموماً اور مولوی اسمٰعیل دہلوی مولوی نذیر حسین دہلوی مولوی قاسم نانوتی مولوی رشید احمد
گنگوہی مولوی اشرف علی تھانی کے خصوصاً وقتاً فوقتاً رد ہوتے رہے اور بحمد اللہ ہوتے ہین
جنسے تمام ملک آگاہ ہی قدرے تفصیل کے لیے رسالہ المجمل المعدد لتالیفات المجدد
مطبوعہ مطبع حنفیہ عظیم آباد ملاحظہ ہو جسمین ساڑھے تین سو تصانیف کا مع ذکر فن و زبان
و سال تصنیف و حال طبع و تبییض وغیرہ نام بنام شمار ہی بکثرت رسائل چھاپ چھاپ کر

شائع کیے کبرائے طائفہ کے پاس رجسٹری کرکے بھیجی اکثر پر صدائے برنخاست اور بعض
برسون غوغا رہا کہ جواب لکھا جائیگا لکھو گیا چھاپا جائیگا چھپنے گیا نتیجہ وہی نکلا کہ حشر تک
جاگنا قسم ہی یعنی وہ چھپنا بالکسر تھا نہ بالفتح بالآخر مولوی گنگوہی صاحب نے جواب سوالات مین
لکھ بھیجا کہ مناظرہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اسقدر بہ مجھے فرصت ملی دیکھو دفع زیغ زاغ صفحہ ۱۵
جسے طبع ہوئے ساتوان سال ہی ادھر مولوی تھانی صاحب نے جواب سوالات مین کہدیا کہ مین
مباحثہ کے واسطے نہین آیا نہ مباحثہ کرنا چاہتا ہون مین اس فن مین جاہل ہون اور میرے
اساتذہ بھی جاہل ہین یہ فن فساد آپ کو مبارک ہے دیکھو ظفر الدین الجید صفحہ ۲ جسے طبع ہوئے
پانچوان سال ہی ادھر مولوی نذیر حسین صاحب کو اونکا ردّ بلیغ حاجز البحرین چھاپ کر بھیجا
جسمین دلائل ساطعہ سے ثابت کردیا کہ یہ بزرگوار جو آج سارے غیر مقلدون کی ناک اور
اونکے یہان شیخ الکل فی الکل کہلاتے ہین علم حدیث علم رجال علم اصول حدیث علم جرح
و تعدیل غرض جملہ فنون حدیث سے محض بے مس ہین کہ اہل سنت کا ایک درنے طالبعلم
بھی اتنا بے تمیز نہ ہوگا افسوس کہ وہ کل فی الکل بھی گل درگل ہوگئے اور جواب کے نام
وہی مہر خموشی یہ وہ ظاہر و باہر وقائع ہین کہ مخالفین بھی جنسے انکار نہین کرسکتے نہین کو
تو ہمیشہ رویا کرتے ہین کہ ہائے کافر کہدیا ہائے یہ کردیا ہائے وہ کردیا مگر اس مرثیہ کے سوا
کسی طرح اپنے بزرگون کی جان چھڑائین اونکے لبون سے مہر خموشی اوٹھائین یہ بفضلہ تعالے
ناممکن۔ اب کچھ دنون سے ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری بھی اس ہائے والے اس
مرثیہ خوانی مین خواہ باجرت یا لاؤ واحدہ کی علت انکے شریک ہوگئے جو رو رو کر فرماتے ہین
آپ کی مشین مین ہمیشہ کفر کے فتوے ہی چھپا کرتے ہین اس کا جواب مبسوط تو مجیبنا مولٰنا
مولوی ظہیر حسن صاحب نے دو مجلد مین لکھا ہی پہلا مجلد بفضلہ تعالی عنقریب چھپکر پاس مسٹر
ایڈیٹر کے پہنچا دیا جائیگا یہان اتنا مقصود کہ ہمیشہ سے اون بدمذہبون کا ردّ یہان سے
شائع ہوتا رہا انہین بھی قبول۔ رہا جواب وہ نصیب ہوتا تو مرثیے ہی کیون پڑھے جاتے

خوبیٔ قسمت ہے اون لوگون کے نام بھی گنا دیے جنکا رد کیا گیا وہ کون یہی صاحبان تھانوی
نانوتوی۔ گنگوہی نذیر حسین دہلوی خلیل احمد انبہٹی اور ساتھ لگے امیر احمد امیر حسن سہسوانی
مگر کچھ سوچ سمجھکر اپنے اور ان سب کے امام الائمہ مولوی اسمعیل دہلوی کو الگ رکھا شاید وہ یون
برا لگا کہ جہان تقویت الایمان مین اوس نے وہابیت کا بس بویا صراط مستقیم مین اوسکی
جڑ بھی کتر گیا غرض یہی لوگ کہ ہمیشہ سے جنکا رد یہان سے ہوا کرتا سب کو مسلّم کیا کوئی انہین
سے کسیکی کوئی چھوٹی موٹی چورقی دوورقی بھی دکھا سکتا ہی کہ اس ۳۵ سال مین دہر کے
کسی رسالے کے رد یا سوالات کے جواب مین لکھی گئی ہو۔ الحمد للہ حق واضح ہو گیا اب ہم اہل
عقل و انصاف کو اگرچہ وہ ہمارے مخالف ہی ہون اصل ہفتم کی طرف توجہ دلاتے ہین۔ الحمد للہ
اونکے اکابر کا عجز روشن ہو گیا اب صاغر کا حال سُنیے (۲) انھین دیوبندی حضرات کے
ایک نو پرواز کوئی صاحب مرتضی حسن سابق دربھنگی حال دیوبندی اصل چاندپوری ہین
جب اپنے اکابر بحمد اللہ العزیز القادر لو امان امان کر اکثر اپنے مقر کو سدھارے دو ایک رہ گئے
تھلے ہارے بڑے بڑے سفید جھنڈی ہلا کر مناظرے سے الامان الحفیظ پکارے تو اب یہ سوجھی
کہ ان نوسکھ کو اوبھار و ۳۵ برس کا بوجھ پیٹھ سے اوتار و ظاہر ہی کہ خصم نا قابل التفات سمجھکر
مونھ نہ لگائیگا احمقون کے سامنے کہنے کو ہو جائیگا مسلمانو اصل ہفتم پھر ملاحظہ ہو کیا یہ پوچ بکر
بودی تحریر سراسر اونکے عجز کی تصویر ڈوبتے کے سوارے سے کچھ بہتر پایہ رو بہ بازی قابل التفات
تیرہ (۳) وہابیت کی شومی قسمت کہ بڑے بڑون کی مشکلکشائی فریادرسی حاجت روائی
ان نوسکھ کے سر رہی جنکی اردو عبارت تک درست نہین املا تک ٹھیک نہین انکی دستاویز
ہمارے پاس موجود ہی واقعی ایسی قوم کی خوشیت ایسون ہی کو شایان تھی (۴) صاحب
ایڈیٹر۔ اے۔ ایچ امرتسر ان نوسکھ سے بھی بدرجہا کمتر ان بیچارے پر اپنے خاص طائفے
کے کل فی الکل کی عجز و سکوت کی مصیبت کیا کم تھی کہ اپنے مخالف دیوبندیون گنگوہیون
کے سوزخوان ہو کر اونکی علت اور اپنے پیچھے لگالی طائفے بھر مین کچھ سکت ہوتی تو پہلے

اپنے کل فی الکل کی ہڈیان بار قرضہ شیر سے چھڑانا فرض تھا وہ تو بھنم اب نیا گٹھہ جوڑ باندھا
تو وہ بھی اونسے جنپر ۳۵-۳۵ برس کا قرض تھا۔ لطف یہ کہ اس سے پہلے صاحب ایڈیٹر
اپنے آپ کو برعم خود مجی مولانا مولوی عبد الاحد صاحب کا طرف مقابل بننے کے قابل مان چکے
ہین جنکو اس آستانہ سے ایک انتساب ہی پر فخر ہی صاحب ایڈیٹر کا مولوی صاحب موصوف
سے ادعاے ہمسری اگر ٹھیک بھی ہو تو براہ طفرہ اس درجہ بلند پروازی چادر سے زیادہ
پاؤن پھیلانا چھوٹا مونھ بڑی بات کیا معنی ارباب خرد اس سے یہ نتیجہ لیتے ہین کہ صاحب
ایڈیٹر نے مولوی عبد الاحد صاحب ہی کے حملے سے ڈر کر جان بچانے کی یہ تدبیر نکالی ہی کہ
اونسے مانا ہوا مناظرہ ایک شرط محال پر معلق کر دو نہ نو من تیل ہوگا نہ صاحب ایڈیٹر مناظرہ
فرمائین گے ورنہ مانے ہوئے جوڑ سے یون گریز کیون (۵) صاحب ایڈیٹر کا ادعا ہی کہ مولوی
سلیمن صاحب پھلواروی نے بھی اونہین مناظرہ مین اپنا شکلکشا مانا ہی پھلواروی صاحب
وہ بزرگ ہین کہ بایام ندوہ بریلی اعلیحضرت مجدد المأتہ الحاضرہ کی حضور اپنی تحریرین بھیج چکے
ہین جو ۱۳۱۶ھ مین جبھی چھپکر پھلواروی صاحب کے سامنے شائع ہو چکی پھر اوسی سال
رسالہ اشتہارات خمسہ مین چھپی جسمین پھلواروی صاحب یون گلفشان ہین اسمین شک
نہین کہ مین ندوہ کا حامی و رکن ہون مگر اسکا یہ مطلب نہین کہ مین نے اپنی دیانت و عقیدہ
کو خراب کر ڈالا معاذ اللہ مین تو آپکا ہمخیال ہون کابراً عن کابر مین بلا تقیہ پکار کر کہونگا کہ ندوۃ العلما
کے الف لام سے مراد یہی علماے اہل سنت ہونا چاہیے نہ روافض و خوارج و نیچریہ وغیرہم
خذلہم اللہ انی یوفکون آپکا خادم محمد سلیمن قادری چشتی از پھلواری شریف ۱۸ شوال
۱۳۱۶ھ اسکے بعد جب پھلواری صاحب نے باوصف وعدہ حتمی شرکت ندوہ نہ چھوڑی
اور ۱۸ھ مین پھر وارد بریلی ہوئے یہان سے دعوت طعام و کلام دونون دی گئین
پھلواروی صاحب نے دعوت طعام قبول کی اور دعوت کلام سے عدول کو صاف تحریر
لکھدی کہ مین مرد میدان مناظرہ نہین پھر اس اندیشہ سے کہ مبادا طعام مین کلام پیدا ہو

قبول کی ہوئی دعوت طعام بھی چھوڑی عذر لکھ بھیجا کہ دست آتے ہین باقی حالات کتاب
در بارۂ حق وہدایت وکتاب بارش بہاری بر صدف بہاری وغیرہ رسائل رد ندوہ مین
ملاحظہ ہون بفرض محال عادی اگر صاحب ایڈیٹر نے خلاف عادت یہ سچ بیان کیا ہو کہ جناب
مولوی پھلواروی صاحب نے اونکو یہ خط لکھا تو صاحب ایڈیٹر پر وہان تک دو بار تھے ایک کل
فی الکل کا دوسرا حضرات دیوبند وگنگوہ کا آپ کیا یہ تیسرا اونھون نے اور اپنے اوپر لیا
کہ ندویون سے بھی نائب بنے اور ۱۹۰ سے زائد سوالات جو قہر الٰہی کیطرح وقتاً فوقتاً اونپر اوترے
اون سب کے بھی زیر بار ہوئے ہان ہان ضرور لیا نہ فقط اونھون نے بلکہ اپنے گبر امخالفان
ندوہ کے خلاف دربھنگی صاحب نے بھی کہ اس خط کے صدق وکذب سے قطع نظر دربھنگی صاحب
وحسنا ایڈیٹر دونون ندوہ کی بندھی ہے نہ دیکھا کہ اونکی تحریرات سے جلوہ گر تو دونون ضرور ہین تیسرے
سے بارور (۶) صاحب ایڈیٹر پر لئے تینون ترغیبی جانے دین خود اپنے ذاتی قرضہ کی فکر کرین۔

چابک لیث بر اہل حدیث کہ انکے مضمون ”ہندوستان مین دو مجدد“ کے رد مین
مولوی محمد ظہیر حسن صاحب نے تحریر فرمایا اور اوسکا حجم دو مجلد مبسوط تک پہنچا مجلد اول بفضلہ
عزوجل قریب طیاری ہے جسمین انکے ترک اسلام کی بھی پوری خدمتگزاری ہے پہلی ہی جلد مین
صاحب ایڈیٹر پر ایکہزار تازیانے کے قریب تک عدد پہنچا ہے جنمین صاحب ممدوح کے
صدہا کفریات تازہ کا اونھین کی تحریرات سے ثبوت دیا ہے۔ صاحب ایڈیٹر نے اپنی
خدا ورسول جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت سخت گندی گندی توہینین کیا کم
کی ہین کہ فلان وفلان کے غلام وحمایتی ومرثیہ خوان بنکر عدد اور بڑھوانے کے ملتجی ہین ع
تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو ⁂ ادھر تو رسالہ اسقدر طویل ہوگیا ادھر اخبار پنجاب اہل فقہ
کا انطباع مدتون معرض التوا مین رہا کچھ تو بوجہ حوادث اور زیادہ یون کہ ہمارے سنی بھائی
بمشیت الٰہی پورے پورے اس شعر کے مصداق ہو رہے ہین ؎

کریمان را بدست اندر درم نیست		خداوندانِ نعمت را کرم نیست

بدمذہبون کے کتنے ماہواری کتنے ہفتہ وار رسالے اخبار حشرات الارض کی مانند ملک مین
پھیل کر پلید پلیگ کی طرح اپنا زہریلا اثر پھیلاتے ہین اور ہمارے بھائی عزت وعظمت
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فدائی میٹھی نیند سوتے ہین کچھ پرواہ نہین گن چن کر
ہندوستان بھر مین دو ایک پرچے حمایت مذہب حق کا بار اپنے دوش ہمت پر اوٹھائے
ہین نہ اونکی اعانت سے کام نہ اشاعت سے مطلب۔ جاری رہین یا بند ہو جائین کسی پہلو کی
نگاہ نہین۔ اللہ ہمارے بھائیون کو توفیق خیر رفیق فرمائے کہ دین کو دین دنیا کو دنیا سمجھنے کا
وقت آئے آمین یا ارحم الراحمین یہ دونون سبب علے رض نہ ہوتے تو جابک لیث اگر خدا
چاہتا کب کا سر دہشت تک پہنچکر کاسر یلح مناظرہ ہو جاتا دو حرفی استعداد کا شیرازہ کھل کر
شیری پنجاب کا نشہ ہرن بنا آخراب انشاء اللہ المستعان وقت قریب آتا ہی اتی امر اللہ
فلا تستعجلوہ کا لطف دکھاتا ہی و باللہ التوفیق ولہ الحمد (۷) یہ دو مشرکین مین دربارہ
توہین و تکذیب انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام گویا عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہی محمد رسول اللہ
وعیسی کلمۃ اللہ علیہما الصلوات العلی کی تحقیر و تکذیب تک تو دونون ملعون فرقے متفق ہین مگر جہان سے
پوری غیر مقلدی کی حدود شروع ہون یعنی اصلا کسی نبوت کو برائے نام بھی نہ ماننا اوس مین
مشرکین لیکیلے ہین پھر بھی باوصف اپنے بھاری تخالف کے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے مقابل ملت واحدہ ہو کر غزوۂ احزاب مین دونون ملعون ملکر مقابلہ طلب ہوئے تھے پھر نتیجہ جو
ہوا وہ سب نے سنا قال اللہ تعالی ورد اللہ الذین کفروا بغیظھم لم ینالوا خیرا وکفی اللہ
المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا ۝ خدا نے کافرون کو اونکے غم وغصہ کے ساتھ پھیر دیا
کہ کچھ بھلائی نہ پائی اور لڑائی مین اللہ ہی مسلمانون کیطرف سے کافی ہوا اور اللہ زبردست
عزت والا ہی۔ وللہ الحمد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمام عالم سے زیادہ کریم ہین
اونکی عادت کرم ہی کہ جو نعمت سرکار عزت سے اونھین عطا ہوتی ہی اپنے غلامون پر بھی اوسکا
پرتو ڈالتے ہین جب آیہ کریمہ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی نازل ہوئی کہ اللہ اور

اور اسکے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہین اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین
صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ جو نعمت حضور کو ملتی ہی حضور ہمکو بھی
اوسکے سایہ کرامت مین لیتے ہین اسپر آیۂ کریمہ اوتری ھو الذی یصلی علیکم وملٰئکتہ اے
مصطفی کے غلامو اللہ اور اوسکے فرشتے اونکے صدقے مین تمپر بھی درود بھیجتے ہین وللہ الحمد
انشاء اللہ العزیز اوسی کرم قدیم کی نعمت ہی کہ سرکار نے اپنے غلام مجدد دین اسلام پر بھی اوس
واقعۂ نصرت علی الاحزاب کا سایہ ڈالا انشاء اللہ تقدس وتعالی۔ دیوبندی وگنگوہی وتھانوی
وغیرہم مقلد وہابیون اور غیر مقلدون کی وہی نسبت ہی جو یہود و مشرکین کی۔ کہ تو ہین شانِ
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک سب متفق ہین اور جہان سے بتیخ صاف بے پردہ
وتقیہ تمام ائمہ و اولیا محبوبان خدا سے جدا و بیگانہ اور بالکل بے لگام آزاد وحشیانہ ہونیکے
حدود کٹتے ہین غیر مقلد اکیلے رہ جاتے ہین۔ خود صاحب ایڈیٹر کو اس نسبت کا اقرار ہی اسی پرچہ
۲۰۔ اگست ۱۹۰۹ء مین فرماتے ہین یہ مناظرہ اپنی نوعیت مین ایک ہوگا مرتضی حسن صاحب
مقلد ہین اور خاکسار غیر مقلد۔ شرک و بدعت مین دونون متفق ہونگے مگر جہان سے غیر مقلدی
کے حدود شروع ہون اونمین یہ خاکسار اکیلا ہوگا گویا ہم دونون مین نسبت عموم خصوص
مطلق کی ہوگی یعنی یہ اوپر ہمیشہ محمول ہونگے اور وہ انپر کبھی کبھی۔ مبارکباد۔ جیسے کافر و
مرتد کہ کافر ہر مرتد پر ہمیشہ محمول آیگا ور مرتد کا حمل کافر پر نہین۔ خیر یہ تو اونکی آپس کی جہل ہی مگر اسے
اپنی نوعیت مین ایک کہنا صحیح نہین۔ پہلے یہود و مشرکین بھی یہی کھیل کھیل چکے ہین فاستمتعتم
بخلاقکم کما استمتع الذین من قبلکم بخلاقھم وخضتم کالذی خاضوا۔ وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝ ابکہ مشرکین ویہود کی سنت پر قائم ہوکر بر افواج متفقہ
احزاب بنین تو ضرور تھا کہ یہود و مشرکین ہی کے ہتھیار بھی پکڑین یعنی کذب وافترا و مکر ودغا
ان سیاہ بختون نے بھی اسم اللہ وہ سفید جھوٹ سے کی کہ چھپنا۔ خلوت خانہ مین تشریف
رکھنا۔ جواب نہ دینا۔ مناظرہ نہ کرنا ادھر منسوب کیا اور اپنے ٹڑون کو جنکی تکفیر کا ولولہ دیتے تھے

یون فرمایا کہ تمام عمر اہل باطل سے مناظرون مین صرف کردی ہو اب ہم ذی انصاف
مسلمانون کو اصل سوم کیطرف متوجہ کرتے ہین خدارا انصاف جسکے ارشادات سے شرق
وغرب گونج اوٹھے عرب و عجم ہین جسکی عظمت شان وحمایت دین وایمان کے ڈنکے بجے
جس نے ۳۵ سال سے اون گمراہون کے ردکیے رجسٹری شدہ اونپر بھیجے وہ تو روپوش
ٹھہرے اور جنھون نے ایک حرف کے جواب کا نام نہ لیا بلکہ صاف صاف استعفا لکھدیا
یعنی برملا فرار کیا وہ جنم بھر کے مناظر بنے اس شوخ چشمی کی کوئی حد ہو۔ کیا اسکی نظیر کوئی
اس سے بہتر ہو سکتی ہو کہ خفاش کیے ہینے تو بارہا مقابلہ چاہا مگر کیا کیجے کہ آفتاب ہی
سامنے نہین آتا (۸) لطف یہ کہ گنگوہی صاحب فرماتے ہین مناظرہ کا نہ مجھے شوق
ہوا نہ اسقدر فرصت ملی اور اونکے یہ اذناب فرمائین تمام عمر مناظرون مین صرف کردی
ع کہیے دونون مین کون جھوٹا (۹) تھانی صاحب بولین مین مباحثہ کے واسطے نہین
آیا نہ مباحثہ چاہتا ہون مین اس فن مین جاہل ہون میرے اساتذہ بھی جاہل ہین اور
یہ فرمائین عمر مناظرون مین صرف کی ع کہیے دونون مین کون کذاب ٭ (۱۰) تھانی
صاحب مناظرہ کو فن فساد بتائین یہ اونھین اور اونکے بڑون کو عمر بھر اسی کا مرتکب ٹھہرائین

کہیے وہ سب جہنم کے مفسد ہین ٭ یا یہ کذاب اونکے مرشد ہین

(۱۱) وہ سوالات کہ گنگوہی صاحب پر رجسٹری شدہ گئے اور اونھون نے اونکے
جواب مین مناظرہ سے اپنی نہایت بیگانگی جتائی اور وہ سوالات کہ تھانی صاحب پر نازل
ہوئے اور اونھون نے اونکو دیکھکر مناظرہ سے اپنی اور اپنے استادون سب کی
جہالت بتائی اگر وہ مناظرہ نہ تھے تو ان صاحبون کے ان جوابون کا کیا منشا۔ کیا اون کو
اتنی تمیز نہ تھی کہ مناظرہ اور اوسکے غیر مین فرق کرین اب تمیز دار پیدا ہوئے یا وہ پہلے
کے لیے خوف زدہ تھے کہ خصم کا ہر مکالمہ اونھین مناظرہ ہی سوجھتا تھا پارسیون کیطرح
عمر فاروق کا نام ہی سنکر کانپتے تھے اور اگر وہ مناظرہ تھے تو صاف ظاہر ہو گیا کہ ادھر سے

مناظرہ ہوتا اور اودہر سے سکوت و فرار۔ پھر اولٹی نسبت والے کس حد کے کذاب کتنے حیادار
گرجو اپنے معبود ہی کو جھوٹا مانین اپنے لیے جیتی مکھیان نگلنا خود ہی فرض بتائین ورنہ معبود سے
بندے جو افضل ہوجائین گے (۱۲) اوس سے بڑھکر سرخ جھوٹ یہ کہ اعلیحضرت مجدد المأتہ
الحاضرہ خذل اللہ اعداءہ فی الدنیا والآخرہ کی نسبت لکھدیا کروہ اور اونکے گروہ اپنے
عقائد کے صدہا دلائل چھانٹتے ہین لیکن اونکی نسبت خود اونکو تزلزل ہے اونکے سینے مخوف
ہین وہ جانتے ہین کہ مخالف کے روبرو ایک بھی پیش کرنے کے قابل نہین ہے ہم ذبی انصاف
مسلمانون کو اصل شمشیر کی طرف توجہ دلاتے ہین خدارا انصاف جس شیر الٰہی کی صدہا تصانیف
ہون تمام ملک بلکہ عرب و عجم مین ۳۵ سال سے شائع ہورہی ہون جسکا رد ہوپہلے اوسی کو
رجسٹری شدہ جاتا ہو اوسکی نسبت یہ کلمات لکھنا کسی ایسے کا کام ہوسکتا ہے جسے حیا شرم
ایمان دین کسی سے کچھ علاقہ ہے۔ روشن دن مین مہر نیمروز کی تکذیب بھی تو اس سے
بدتر نہ ہوگی۔ وہابیہ کی بدقسمتی کہ اب ونکے مناظرہ کی پگڑی ایسون کے سر بندھی ایسون
ہی سے مخاطبہ تو احقاق حق کی امید دلائیگا جنھون نے نام لیتے ہی وہ جیتا نگلا کہ اپنے
جھوٹے معبود کو بھی مات کردیا لبئس المولی ولبئس العشیر ○ (۱۳) دربھنگی صاحب
اپنی مناظرہ خواہی پر ادھر کا جواب یہ بتاتے ہین کہ ایک مجدد ملت ایک حقیر امت سے
گفتگو نہین کرسکتا یہ انکار زرد جھوٹ ہے مفاوضات عالیہ کہ مولٰنا مولوی محمد ظفر الدین صاحب
قادری حفظہ اللہ تعالی نے دربھنگی صاحب کو لکھے اونکا مطالعہ اس زرد جھوٹ کا مونھ
کالا کردیگا۔ پہلے جواب کا حاصل یہ تھا کہ مناظرہ تو سالہا سال سے قائم ہے کبرائے طائفہ جنکے
تلمذ کے لائق بھی تم اپنے آپکو نہ جانو اونسے سوائے فرار کچھ نہ بنی مرتے مرگئے ایک تھانوی صاحب
ابھی زندہ ہین اونھین آمادہ کرو۔ اور اس کا منشا وہ اعلام تھا جو سوالات مندرجہ بطش غیب
کے آخر مین لکھدیا تھا کہ اول مخاطب آپ حضرات ہین آپ چارون صاحب اگر جواب سے
عجز کا اقرار تحریر فرمائین تو کسی اور کا جواب قابل التفات ہوسکیگا اگر آپ نے جواب دیا

اور کوئی پانچوان مجیب بنا تو جبتک آپ صراحۃً اقرار عجز نہ فرمائین اوسکی بات قابل التفات نہ ہوگی کہ مقصود مفت کی تو تو مین مین نہین بلکہ تصفیہ امور دین اور جناب گنگوہی صاحب

کے بعد آبہی چار صاحب فرقہ دیوبندیہ کے سرگروہ مبین تو آپ کے سوا زید وعمرو سے خطاب نہین بنو اتو جروا تو اسکا مبنی وہی اصل ہفتم کا اتباع تھا اور دربھنگی صاحب کو اونکے اکابر کے اصاغر سے بتانا نہ یہ کہ ایک مجدد ایک حقیر سے کیا گفتگو کرے۔ دربھنگی صاحب کی پیدایش سوال سے ڈھائی سال پہلے یہ اعلام ہوچکا تھا اور بالفرض صاف کھول کر نہ جتا دیا ہوتا جب بھی اصل ہفتم ہر عاقل کے نزدیک بدیہیات سے تھی تو اونکا خصم حقانی حق کو تو تو مین مین پر ڈھالنا کیون مان لیتا بلکہ اس سے بھی قطع نظر کیجے تو ہرگز داب مناظرہ وتہذیب نہین کہ ایک فریق کے اکابر سے مناظرہ قائم ہو وہ نہ جواب دین نہ اپنے عجز کا اقرار کرین اور اونہین کا ایک طفل مکتب بے اذن واجازت بے نیابت ووکالت آ کودے کہ ہمسے مناظرہ کرلو۔ کیا عقلا اوسے نہ کہین گے کہ بے ادب بے تمیز تیرے بڑون سے بات چھڑی ہوئی ہے تجھے دخل دینے کا کیا موقع اور اپنے اکابر کا ناتمام مناظرہ خواہی نخواہی اپنی طرف منتقل کرنے کا کیا استحقاق۔ ہان تیرے بڑے ہی تجھے بڑون کا بڑا اپنا مشکلکشا بنا کر بھیجین تو تجھے اختیار ہے۔ بالجملہ اوس جواب کو اپنی تعلی پر ڈھالنا بوجوہ کثیرہ محض جھوٹ۔ جب دربھنگی صاحب نہ تو تھانی صاحب کو آمادہ کرسکے نہ اونہین آمادہ ہو نیکی سکت ہی تھی نہ اوس واضح اعلام سے دبے نہ عقل وحیا وتہذیب سے پچے لہذا اونکی باگ ڈھیلی کرکے دوسرا جواب یہ گیا کہ تھانی صاحب اگر خود عاجز آکر تمکو اپنا مشکلکشا سمجھے ہین تو مہر کردین کہ تمہارا جواب فرار اونکا جواب مگر دھنرا ہوگا کیسے کہان یہ اور کہان وہ خلاصہ جواب جو دربھنگی صاحب بگھار رہے ہین کہ جواب یہ ملا کہ ایک مجدد ایک حقیر سے کیا مناظرہ کرے گمران دروغ بافیون کی اونسے کیا شکایت فان الظلمین بایت اللہ یجحدون (۱۴) حضرات آپ یہ بھی سمجھے کہ دربھنگی صاحب نے اپنے

اندرونی زخم نامندمل بھرنے کے لیے کس مضمون کو خلاصہ جواب بنایا۔ طلب مناظرہ کے
جواب تو وہ تھے جو اوپر گزرے اور یہ مضمون اونکے اوس بخیہ کھولنے کو تھا جس سے اونھون نے
اپنے اکابر کے چاک عجز کا رفو چاہا۔ دربھنگی صاحب کو معلوم تھا کہ اونکے کبرائے طائفہ ہمیشہ
سکوت سکوت پر اڑے رہے شیر الٰہی سالہا سال سے حملے کرتا اور یہ آنکھیں میچے ہم بخود
پڑے رہے اونکے اس شمس عیب پر آخر کسی طرح پردہ بھی ڈالیں لہذا براہ پیش بندی
خط مین پہلے ہی سے یہ عذر بدتر کی تمہید پیش کی کہ علما نے آپ کو قابل خطاب نہ سمجھا اسکو
موجب ترقی درجات خیال کیا کیونکہ اظہار حق کے واسطے پہلی تحریرات کافی ہین اس سے
آپکو دھوکا ہوا کہ میرا مقابل کوئی نہین اسپر مولٰنا ظفر الدین صاحب نے وہ لاجواب جڑا کہ
دیوبندی کنبا سب جڑ جڑا کر یہ سون جو بجھے جواب نہ سوجھے یعنی فرمایا یہ عذر اگر قابل
سماعت نہین جب تو اکابر مدرس کا عجز خود اقرار مدرس سے ثابت ہی اور اگر عذر صحیح و
قابل قبول ہی تو جو بندۂ خدا مدرس کے اکابر کو بھی قابل خطاب جانتا ہو صرف اس ضرورت
سے کہ طائفہ گمراہ اونھین اپنے مقتدا و امام ملنے ہوئے تھا اونسے مخاطبہ کیا اور یعون العزیز
المقتدر اونکا عجز تمام عقلا پر ظاہر ہو گیا وہ ان اطفال مکتب کے طفل مکتب سے مخاطبہ
کریگا حاشا للہ ثم حاشا للہ دربھنگی صاحب کو شرم تو نہ آئی کہ اونھین کے مونھ اونکا رفو کیسا
چاک چاک ہوا اولٹا اوسے نامہذب بتا کر سوال مناظرہ کا جواب ٹھہرا دیا حق فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت (۱۵) یہ تو دربھنگی صاحب کی
کمائی تھی سر بھنگی حیا اونسے بھی بڑھکر ہونی ہی چاہیے۔ صاحب ایڈیٹر خود فرماتے ہین کہ اونکا
حل انپر ہمیشہ اور انکا اونپر کبھی کبھی۔ اسی زیادت کا اثر ہے کہ دربھنگی صاحب نے تو یہان صرف
ایک عالم دین پر افترا باندھا صاحب ایڈیٹر نے ع قدم فسق پیشتر بہتر بگتے ہوئے
خود حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر افترا کر دیا ظاہر ہے کہ
دربھنگی صاحب نے جو یہ خلاصہ جواب بتایا کہ ایک مجدد ملت ایک حقیر امت سے گفتگو

نہین کرسکتا اسمین گفتگو سے قطعاً مناظرہ مراد نہ کہ مطلقاً کوئی بات۔ تحریر دربھنگی مندرجہ
اہلحدیث ۲۰۔ اگست ۱۹۰۹ء ملاحظہ فرمایئے اول تا آخر گفتگو بمعنی مناظرہ کا ذکر ہے نہ مطلق
کسی دنیوی یا معمولی لفظ کا نہ اوس سے انکار کو کسی نے مجددیت پر محمول کیا نہ یہ بزور زبان
اوسپر محمول کر بتا سکتے ہین ہان انکے کذب کو راہ مل سکتی ہے تو اوسی گفتگو بمعنی مناظرہ مین کہ
اوس سے انکار اس بنا پر کیا کہ ایک مجدد ایک حقیر سے مناظرہ نہین کرسکتا اسپر جناب ایڈیٹر
یہ نوٹ دیتے ہین سید الانبیا مسیلمہ کذاب سے کرسکتا ہے۔ مین کہتا ہون صلے اللہ تعالے
علی سید الانبیاء وعلیہم وسلم اس طرز ادا کی انسے کیا شکایت کہ سید الانبیا کرسکتا ہے جو موںھ
بھر بھر کر گالیان دین حقیر و مکروہ و ناپاک لفاظ سے یاد کرین اونسے یہی غنیمت ہے کہ یہان
سید الانبیا تو کہا اگرچہ کرسکتا ہے لکھا اپنے ترک سلام کیطرح پولیٹیشن ہین۔ سفارم طلیش ہونے
تو نہ کہا پرنس بسمارک کا مشابہ۔ عربی محاورہ کا سکار کہنے کا رستہ تو نہ بتایا۔ یہان تو ان
محدث صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ اہل حدیث بنتے ہو ثبوت تو دو کہ سید الانبیا صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم نے تمہارے ہم پیشہ تکذیب مسیلمہ کذاب لعنہ اللہ سے کب مناظرہ فرمایا شنائی قانون
تعیین میعاد بحث کیلیے کتنے ممبرون کی کمیٹی بیٹھی جو بحث قرار پائی اوسمین حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدعی تھے اور مسیلمہ ملعون سائل یا بالعکس وہ مناظرہ تحریری تھا یا تقریری
برتقدیر ثانی ثنائی قانون پر طرفین کے کلام کو کتنے کتنے منٹ مقرر ہوئے کی بار کی اوٹھنے بیٹھے
پر پنچایت کے سپرد کرنی ٹھہری حکم کون کون کس مذہب ملت کے تھے بہر حال جانب دعوے
سے کیا کیا دلائل پیش ہوئے طرف دوم سے اونپر منع نقض معارضہ کیا وارد ہوا خاتمہ
کس بات پر ہوا یا یونہین ناتمام چھوڑ گیا۔ مسیلمہ ملعون نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے ابحاث کا کوئی جواب نہ پایا اکابر طائفہ کی طرح سکوت و فرار ہی کا رستہ لیا۔ برتقدیر
ثانی بحکم ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند ہ اوسے عاجز پاکر دربھنگی وایڈیٹر صاحبان کیطرح اوسکے
کچھ لونڈے بیچ مین آکودے کہ حضور ہمسے مناظرہ کرلین یا اوسکے لونڈے بھی اتنے جری

بے باک نہ تھے برتقدیر اول حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مسیلمہ کو چھوڑ کر اب ان
لونڈون سے مناظرہ شروع فرمادیا یا کیا جواب عطا کیا۔ اُن تمام سوالات کے جواب احادیث
صحیحہ سے دیجیے ورنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر افترا کا اقرار کیجیے۔ صحیحین بخاری
ومسلم مین تو اتنا ہی کہ اوس نے خلافت کی درخواست کی حضور اقدس صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے رد کردی اور اوسکی نامرادی و بربادی کی خبر دی اور یہ فرما کر واپس تشریف
لائے کہ ہذا ثابت یجیبک عنی یعنی تجھے کچھ بکنا منظور رہی تو یہ ثابت بن قیس بن شماس میری
طرف سے تجھے جواب دینگے۔ معلوم ہوا کہ اوس خبیث کی بات سننا اور جواب دینا بھی پسند نہ فرمایا
نہ کہ اوس سے مناظرہ و مباحثہ کیون صاحب ایڈیٹر ایک شخص بادشاہ سے زمین یا ولیعہدی
کی درخواست کرے اور سلطان نامنظور فرمادے اور بحال سرکشی سزا کا حکم سنادے تو
اسے کس بولی مین مناظرہ کہتے ہین شاید یہ زمین کے طبقات زیرین کی بولی ہوگی جہان
آپکے مولویون امیر حسن امیر احمد کی گڑھنت مین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے
بھیجے ہوئے کبھی سات مثل بستے ہین۔ ہان شاید اسی بنا پر دربھنگی صاحب اپنے اکابر مثل
گنگوہی و تھانوی صاحبان کو فرماتے ہین کہ تمام عمر مناظرون مین صرف کردی۔ واقعی بچپن
مین ماں باپ سے کچھ مانگا یا کہین آنا جانا چاہا اور بارہا اونھون نے جھڑک دیا ہوگا جوانی بڑھاپے
مین زن و بچہ کے ساتھ خود یہ انکار پیش آیا اور آتا ہوگا۔ صاحب ایڈیٹر کی طور پر آپکی عمر مناظرہ
مین کٹی کہ درخواست و انکار کی کشمکش مین گئی مگر اس تقدیر پر شیخ چلی بہادران سب مناظرین
کے امام ٹھہرینگے جنھون نے تونگری و زوجہ و اولاد اور اونکا پیسہ مانگنا سب خیالی پکایا
اور اوپر سرہلا کر وہ جھٹکا کہ گھڑا زمین پر آیا (۱۶) مسلمانو یہ بھی خیال فرمایا کہ دو پرچہ الحدیث
مین مقلد و نامقلد وہابیہ کے احزاب ملۃ واحدۃ کے ہاتھون مین یہ یہود و مشرکین کے ہتھیار
سفید و سرخ و زرد و سیاہ جھوٹون کے انبار اپنی کس پیش بندی کے لیے تھے۔ محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بدگویون پر جو کڑی مار روز شمار بے حد و شمار پڑنیوالی ہے اوسکی کب تو

ناممکن قال اللہ تعالیٰ لا یخفف عنہم العذاب ولا ہم ینصرون ۝ نہ اونپر سے عذاب
ہلکا ہو نہ کوئی اونکی مدد کر سکے۔ مگر دنیا مین بھی اونھین سزا سے چھٹکارا نہین قال اللہ تعالیٰ
ولنذیقنہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر بیشک ضرور ہم اونھین اوس سب سے
بڑے عذاب سے ادھر نزدیک کا کچھ عذاب بھی چکھائینگے ہندوستان مین اسلام کا کوڑا سرون
سے اوٹھ گیا اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیان دینے والون کا پاٹ کھل گیا
واصغار کو معاذ اللہ جاہل بالفعل بتائین تسبیح کے بٹے لے اوسکے لیے ہر عیب آلائش کا تحفہ
لائین چوری بدکاری ہر ذلت و خواری پٹنے کٹنے مرنے مٹنے سب کا محل و قابل بتائین
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے اپنے بزرگ ابلیس لعین کا علم زیادہ ٹھہرائین۔
علم غیب مین ہر پاگل ہر چوپائے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمسری دلائین کسی
نئی نبوت کی نیو جمانے کو ختم نبوت مین شاخسانی نکالین خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین
ماننے کو خیالات عوام پر ڈھالین امکان نظیر گڑتے گاتے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے چھ سات مثل موجود بتائین امکان کذب کہتے کہتے خدا کے کاذب بالفعل ہونے کی
خباثت پالین اللہ اسونی ایسے خدا ورسا اور پھر انکا اسلام جیسا کا تیسا الا لعنۃ اللہ
علی الظلمین پھر ان شدید مدید گالیون پر جا اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو چھاپ چھاپ کر دی جاتی ہین کیا مجال کہ کوئی انسے پوچھ سکے کہ تمھارے موہنہ مین کَے
دانت تمھارے شیطان کی کتنی لمبی آنت حد یہ کہ جو انکا حکم شرعی ظاہر کرے کہ اللہ و رسول
کی تکفیر سب توہین کرنیوالے کافر مرتد ہین وہ دائرہ اسلام کا تنگ کرنیوالا ٹھہرے یہ موہنہ بھر کر
اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گندی گالیان دین اور اسپر جو
انکو اُف کہے وہ بے تہذیب قرار پائے مگر اسکا وعدہ ضرور پورا ہونا عذاب اکبر سے پہلے عذاب
اونکے اونکے سرون سے کہان جانے الحمد للہ مسلمانون کے ہاتھ مین قلم کا نیزہ ہو کر ذوالفقار
حیدری کا کام دیتا ہی قرن گزرے جنگ بیتے تم اکابر طائفہ پر صدہا سوالون قاہر رسالون

محمدی لشکر ظفر پیکر کے جنگی رسالون کا متواتر ہجوم گھیر گھیر کر لُٹا لُٹا کر روند روند کر لِٹا لِٹا کر زیرون
تلوارون ٹاپون کی دھوم کہین دو سو سوال کہین بیس کبھی ستر کبھی چالیس کہین دو سو
تازیانے یک لخت اوڑا دیے کہین اتنے کہ گنتے گنتے ہوش بھلا دیے طائفہ بھر کا دم ناک
مین دل تپاک مین جان ہلاک مین سر مغاک مین سرین سماک مین غرض خدا و رسول کے
بدگویون کے لیے ذلت خاک مین لعنت افلاک مین نار جہنم ہر دم تاک مین آخر برسون
قرنون قرن الشیطان کی پارٹی بھر نے سر جوڑ کر جان توڑ کر یہ مکر گانٹھا کہ جواب کی مصیبت
سے گردن نکالو کا ضعیفا کے القاو امداد سے تم بھی نام کو کچھ سوال بنالو ظاہر ہی کہ سوال
علی السوال مکر کی چال داب مناظرہ کے قطعاً خلاف ہر عاقل کے نزدیک جنون اعتساف
یعنی بیضابطہ بیہودہ بیقاعدہ بات کا وہ جواب نہ دینگے آپنے ۳۵ برس کے سوالون
رسالون کے جواب کا تقاضا کرینگے اسکے لیے یہ تمہید گڑھو کہ تم نے کبھی نہ کیا اور ہماری تو
عمر مناظرہ مین گزری تم گوشہ نشین رہے اور ہم بازاری رہگزری یہ وہ پیش بندی تھی جو احزاب
متفقہ نے اون سفید سرخ زرد سیاہ جھوٹون سے گڑھی یہ دمدمے باندھکر اللہ و رسول
سے لڑائی ٹھانکر فوج پادری اسکاٹ المعتدی سوالون کی ڈھالون مین آگے
بڑھی بڑائون کو ساتھ ہی کچھ نام کی شرم آڑے تھی کہ سارے جہان مین غوغا پڑ جائیگا۔
چپ مین تو کچھ پردہ ڈھکا ہی یون سارا بھرم قطعاً بگڑ جائیگا ہر جاہل سا جاہل بھی تف
کر دیگا کہ او گروہ بدکیش ۳۵ برس کے سوالون رسالون کا جواب ہضم اور اولٹے سوال
پیش کیے گیا داب ہے کونسا قانون ہی کچھ عقل سے لگاؤ ہی یا پکا جنون ہی مہند خصم اگر انے
۳۵ سالے شکارون کو سامنے دیکھکر کھڑا ہو گیا تو پھر اوسی قہر کا سامنا ہی تھامے نہ تھمیگا
جیسے تھامنا ہی اس سے اپنے کسی نوسکھ نو پرواز کو آگو ابناؤ خصم کسی طرح التفات نہ کرے
وہ صورت سامنے لاؤ کہ ایک تو ۳۵ سال کے بعد سوال علی السوال دوسرے جیسے
مناظرہ وہ مورتین پردہ مین اور لونڈون سے مقال یون چل چل جائیگا جعلی چال مین

احمق تو آئیگا آپکے چھانٹ کردہ نوسکھ تجویز ہوئے جنھین بھوکے سکھ کیطرح جیتا نگلتے دیر نہ لگے آسپر بھی نوسکھ کا کلیجا دھکت دھک کرتا حالانکہ محض بیمعنی خوف تھا خصیم طائفہ ایسا نہین کہ اصل ہفتم کی وضع فطری کے خلاف کام چلائے گبر آئے طائفہ جنسے مخاطبہ جنپر مطالبہ اون پردہ نشینون کو چھوڑ کر نوپرواز اطفال کو موہنہ لگائے مگر روباہ وشون کو شیر الٰہی کا ڈر کہان جلائے لہذا فکر رہی کہ نوسکھ کی دوسراہت کو ایک یساہی اور رہا تھا آئے سال بھر ڈھونڈھا اپنے طائفہ مین کوئی نہ ملا ناچار استعانت بالغیر کا شرک وڑھا صاحب ایڈیٹر کو اون سب گنون مین در بھنگی صاحب بھی اونچے پلائے پر پا کر انسے گنٹھ جوڑا جوڑا یون احزاب متفقہ کے پیر پادری اسکاٹ المعتدی نے ۲۵ سال سکوت طائفہ کا بھانڈ پھوڑا ان نوسکھون پر تو اصل ہفتم دیکھ چکے اون پردہ نشینون کے مقابل اصل چہارم پہ نظر رہے مسلمانو یہ انکا کیسا مکر نحیف وکید ضعیف تھا اور ہونا ہی چاہیے کہ ان کید الشیطن کان ضعیفا ○ (۱۷) مسلمانو عخدا جب دین لیتا ہی حماقت آہی جاتی ہی + پردہ نشینون کی چال تو یہ تھی کہ جیتا نگلو جیا کا گھونگھٹ اوٹھنے نکلو کہ پہنے تو عمرین مناظرہ مین گنوائین تم نے آجتک کیا ہی نہین تاکہ معلوم ہو کہ یہ ابتدائی سوال ہین نہ کہ خلاف قانون سوال علی السوال مگر خدا کا دھرا کہان جائے آنکے پیر پادری اسکاٹ المعتدی تمہید سوال مین یون

ندا پر آگئے بڑہ کی شادی کے رنگ چلائے اخیار امت کی تضلیل وتکفیر مین آپنے کوشش فرمائی علمائے اہلسنت نے جو مسائل بیان فرمائے اونکے نہایت بد نما عنوان عوام کے سامنے بیان کرکے اونکو علماسے متنفر کیا علما مین کسی نے آپ کو قابل خطاب نہ سمجھا کسی نے اوس کو مرجب ترقی درجات خیال کیا کیونکہ اظہار حق کے واسطے پہلی تحریرات کافی ہین اسوجہ سے آپکو دھوکا ہو گیا کہ اب میرا مقابل کوئی نہین آپ بھی خوب کھل کھیلے اودھر بہت سے عوام اور ناواقف دھوکے مین پڑ گئے عوام اور بعض خواص کالعوام کے رفع اشتباہ کے واسطے بندہ نے آپسے گفتگو کا ارادہ کر لیا ہی صفحہ ۱۶ سے ۱۷ تک یہ آٹھ فقرے ہین کہ

اونکے تمام جھوٹون سارے مکرون کے پرزے کرتے ہین اولاً پہلا اور دوسرا فقرہ ساتوین اور
آٹھوین سے ملاکر دیکھیے صاف کھلیگا کہ جنکی تضلیل وتکفیر ہوئی جنکے اقوال کی تذلیل وتشنیع
ہوئی اہل اسلام جنسے متنفر ہوئے انکے نزدیک معوکے مین پڑے اونھین کی حمایت مدنظر
ہی اونھین کا خون یون جوش پر ہی ثانیاً تیسرا اور چوتھا صاف کہی کہ اکابر طائفہ سُن کھینچے
رہے کسی کو مقابلہ کی تاب نہین اور بات بنانے کو یہ حیلہ کہ خصم قابل خطاب نہین خدا اور رسول
کو جو گالیان دی ہین وہی ترقی درجات کو کافی ہین ثالثاً پانچوان اور چھٹا علانیہ مظہر کہ
خصم خوب کھل کر برسا اوسکے مقابل کوئی نہ اوکسا دیکھیے کیسا کھلا اقرار ہی کہ خصم مناظر اور
طائفہ فرار ہی ملاحظہ ہوا انھین آٹھ فقرون نے اونکے اگلے پچھلے جھوٹون مکرون کو کیسا چارون
شانے چت کردیا حجۃ اللہ یون قائم ہوتی ہی والحمد للہ العلی الاعلی کذلک العذاب ولعذاب
الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ○ اب ہم مسلمانون کو اصل بنجم کی طرف توجہ دلاتے ہین خدارا
انصاف اسکات المعتدی کے سوال علی السوال عجز طائفہ پر کیسی دلیل صاف جو اصلا
کسی عاقل کے نزدیک کسی قانون کی رو سے استحقاق جواب درکنار قابل التفات
نہین ہوسکتے مسلما نو خدارا انصاف فرض کیجے کہ یہ دونون نوسکے نوسکے نہین
بلکہ اکابر طائفہ ہین بلکہ جن بڑون سے ہمارا مخاطبہ ہی یہ اونکے بھی بڑے اور شیخ الطائفہ ہین
ہمین سہو ہوا کہ انھین چھوڑ کر اونھین لیا مگر ہمارے سوالات کہ سالہا سال سے جنکا
تقاضا انپر سوار اونکے جواب سے یکسر فرار اور اپنی طرف سے سوال کا اظہار اگر یہ روا
ٹھہرے تو مناظرہ کبھی ختم ہونے کا نام نہ لے کوئی جاہل سا جاہل کسی امام اجل سے بند
نہ ہوسکے. آخر مخالف بند تو یون ہی ہوتا ہی کہ خصم کی بات کا جواب دے سکے جب بغیر
جواب دیے سوال فرم دینا جواب ٹھہرے تو نہ سوال متناہی نہ زبان مفلوج پھر یہ سلسلہ
کیونکر رکے الحمد للہ یہ اسکات المعتدی کا پہلا جواب کافی ووافی ہی
جس صدول زرا سکا برہ کھلی بے انصافی ہی (۱۰) ہان ہان کہان ہین بالا منا صاحب

مناظرہ کا صحیفۂ اعمال

وسیع المناقب جناب لوی تھانوی صاحب دیکھیے دنیا چل چلاؤ پر ہے۔
نانوتوی صاحب جان وتن سے مر گئے گنگوہی صاحب دین ودنیا سے
گزر گئے نذیر حسین دہلوی صاحب مفر نہ پاکر سقر گئے امیر ین سہسوانی تلاش
امثال مین طبقہ زیرین اوتر گئے رسالون کے انبار سر پر سوار سوالون کے قرضے گردن
دھرے مدیون جیسے مقروض مرے آپ بھی لیے دیے ایک بقیۃ السیف آپ ہی دیکھیے
خدا سے شرمایئے بندون سے لجایئے اونھین کے رستے آپ بھی نہ جایئے اللہ جانتا ہے ہمکو
آپ حضرات سے نہ کوئی دنیوی خصومت نہ ذاتی مخالفت نہ رسائل ومسائل سے تعلی
مراد نہ خالی ہار جیت بلا ضرورت دینی مغاوضہ کسی کی توتو مین مین کی حاجت نہ اسکی فرصت شرعا
اجازت صرف احقاق حق وابطال باطل وحمایت عزت وعظمت خدا ورسول جل وعلا و
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کام اور مقصود تائید خواص وتسدید عوام آپ حضرات کبرائے
طائفہ کو محض اسلیے مخاطب کیا جاتا ہے کہ ہدایت پائین تو اتباع واذناب بھی راہ پر آجائین
اور مغلوب ہون یا فرار ہی پر قرار لازم جیسا کہ بعونہ تعالی سالہا سال سے مجرب ومشہود تو
بحمدہ تعالی حجۃ اللہ قائم اصاغر سے مخاطبہ مین یہ دونون فائدے مفقود سوالات عجب
کے ساتھ بھی اسکا اعلان موجود پھر یہ کیا مصیبت ہے کیا آپ حضرات مین کسی کے نہ آنکھ
نہ کان یا لھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام
بل ھم اضل آپکی شان ہم نہین کہتے کہ تم نہ ڈرو آپ ڈرتے ہو تو اپنا وکیل
کسی کو کرو ہمین دریغ نہیں صاحب ہون یا صاحب ایڈیٹر یا کالا چور یا پڑا وے کا۔۔
آپکی توکیل سے ہمین سب برابر اور یہ بھی نہ منظور ہو تو آپ ہی فرمایئے کہ آپ سے تصفیہ امور
دینی کی کیا صورت ستر انصاف یہ کونسا دین یہ کہانکی دیانت کہ اللہ ورسول کو
یون گالیان دیجیے اور جب مسلمانون کا عالم اوسکا تصفیہ چاہے
تو یون پردہ نشینی کی آڑ لیجے ۳۵ سال کے بعد اپنے پرائے بے تمیز

تو سکھ سامنے کیجیے اور وہ بھی یون کہ اوسکے حلق مین کبھی جواب نہین
بلکہ اولٹے سوال علی السوال کی آڑ مین سایہ نشین ع اف برین دیانت
تف برین شرم وحیا ہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعلان - اعلان - اعلان
مناظرہ - مناظرہ - مناظرہ - حاضر شو - حاضر شو - حاضر شو - العجل - السائع
الوحا کیسے کبتک آپ بذات خود جوابونکی کلفت اوٹھائیے گا یا در بھنگی صاحب یا صاحب
ایڈیٹر یا جو آپکا مشکلکشا ہو سکے اوسے اپنی طرف سے جوابدہی کا وکیل بنائیے گا ٥
کھول دو وعدہ کہ تم پردہ نشین ہو نہ وصال ۃ آپ چھپتے ہو چھپو بات چھپاتے کیون ہو
(١٩) ہان جناب تھانوی صاحب مثل اول و دوم ملحوظ ہے سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ
پہلے اسلام قبول کیجیے اس قابل بنیے کہ علماے اسلام آپکو کلمہ گو و اہل قبلہ کہہ سکین قطعی اجماعی
کفر و ارتداد سے باہر بتائین اسکے لیے حسام الحرمین و تمہید ایمان بآیات قرآن
کے اعتراضون سے مخلصی ضرور ہے خواہ یون کہ اون تمام اعتراضون اور علماے
حرمین طیبین کے فتوون کی غلطی کا ثبوت دیجے اور نہ دے سکیے تو جسطرح اللہ و رسول
جل وعلا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علانیہ گالیان چھاپی ہین علانیہ اون کفرون کا رد اور
اونسے اپنی بیزاری - کفر و ارتداد سے اپنی توبہ شائع کیجیے کہ حدیث مین ارشاد ہے السر
بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ اور انمین بھی اہم و اعظم باری عزوجل کی تکذیب بالفعل کا مسئلہ
ہے کہ اوس نے تمام مسائل ایمان و قرآن کی یکسر جڑ کاٹ دی قائل کی قبر بالاستیعاب جملہ
جمیع تمام انواع و اقسام ارتداد و کفر سے پاٹ دی - ہمکو گمان تھا کہ یہ ناپاک خبیث ملعون
ہر ملعون سے بدتر ملعون مسئلہ کہ گنگوہی صاحب کا ایجاد بندہ ہے اونہین سے آغاز تھا اونہین
کے ساتھ اوسکا بد انجام ہوگیا اذناب مین کوئی اتنا جیوٹ منچلا نہ ہوگا جو یون موںہ پھاڑ کر
واحد قہار کو جھوٹا کاذب کہنا ائمہ دین کا مذہب بتائیگا خدا کو سچا یا جھوٹا ماننا حنفی شافعی کا سا
سہل اختلاف ٹھہرائیگا جس ملعون لعنہ اللہ و لعن من حماہ نے صراحۃ اوس واحد قہار کو

جھوٹا کہدیا اوسے مسلمان سنی حنفی بنائیگا الا لعنۃ اللہ علی الظلمین آپ حضرات
و بقیہ ذریات پر کسی ایسے مرتد کو مرتد نہ مانتے بلکہ عالم دین و پیشواے مسلمین جاننے کے
سبب یہ کفر عائد ہوتا یہ معلوم نہ تھا کہ مرتد مردہ اور ارتداد زندہ۔ آپکا پادری اسکاٹ
المعتدی بعینہ حرف بحرف یہی ندائے ملعون سناتا آیا اوس نے اپنے جد امجد یعنی
استاد استاد سے بپتسما پاکر سوال ۵۲-۵۳-۵۴-۵۵ مین یہی ہر غلیظ سے بدتر غلیظ گندگی
کو پھیلایا مسلمانو مسلمانو کیا تم مین اسلام کا اتنا نام و نشان بھی نہ رہا کہ اللہ واحد
قہار کو جھوٹا بتانیوالون کو کافر مرتد جانو۔ خدارا ایمان تو تصدیق ہی کا نام تھا
جب صاف صریح جھوٹا کہکر بھی ایمان باقی رہا تو ایمان نام کس جانور کا ہے۔ ہا
ہان جناب تھانوی صاحب اور اونکے سب اولی تھانوی صاحب کھڑے ہو جاؤ
اور پہلے اسی کا ثبوت دو کہ تم خدا کو صریح جھوٹا کہکر بھی مسلمان رہے اسکے بعد
اون باقی گالیون کا مرتبہ ہے جو تم سب نے اللہ و مصطفے کو دین جل جلالہ و صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم تیسرا مرتبہ تمھارے بقیہ کفریات کا ہے جنکے رد مین سبحن السبوح یسل السیوف
الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا اٹھارہ برس سے شائع ہو رہے ہین چوتھا مرتبہ بقیہ سوالات
در مسائل متعلق عقائد کا ہے پانچوان مرتبہ سوالات دفع زیغ و زاغ وغیرہ فرعیات کا ہے
رتبہ بر رتبہ بنتے جاو پھر کچھ ہوس باقی رہے تو اوسمین تمھین احداث سوال کا اختیار ہوگا
ہے کچھ ہمت۔ ہے کچھ غیرت۔ آہ توبہ۔ خدا نے دیوبندی و ثنائی احزاب مین غیرت
کا حصہ رکھا ہی نہین۔ غیرت دیوبند یا امرتسر کی منڈی بازار مین بکتی نہین کہ مول لے لیتین
محتاج خانون غریب فنڈون مین بٹتی نہین کہ بھیک منگا لین یہ تو تھانوی صاحب
انبہٹی صاحب محمود حسن دیوبندی صاحب اور بالکل انکے ہمخیال ہون تو مولوی
احمد حسن امروہی صاحب سے گزارشین تھین آنہ اگر در بھنگی صاحب کے سر وکالت کا
ٹوکرا دھرا تو وہ حامی ندوہ بھی ہین اونپر تو سو سوالات علی الندوہ کا قرضہ بھی سوار ہوگا

جنکی ابتدا سوالات حقائق نما جسکی طبع کو ۱۴ سال ہوئے اور ابتک تنہا سوالات علما جنکے چھ سال گزرے اور اگر یہ پلیڈری ڈبلو ماسٹر ایڈیٹر ای۔ ایچ امرتسر نے پایا تو نمبر دوسرے تیسرے نمبر مین چابک لیسٹ پڑیگا پردہ دری امرتسری کا تقاضا چڑھیگا جنمین خود انکے کفر و کفریات واضح کیے ہین پانچوین نمبر مین صاجز البحرین ٹرھیگا جسمین انکے کُل فی الکل بالکل گُل درِ گُل کیے گئے ہین۔ میانجیو ترتیب وار چلو۔ وہ طوفان بدتمیزی نہ ہو کہ قادیانی مرتد تو صراحۃً اپنی نبوت کا ادعا چھپائے اُم رسلین اولوا العزم کو گالیان سنائے اور مناظرہ ہو رہا ہو حیات مسیح مین ہان یہی ضرور تھا کہ نئی نبوت کی ٹھیکا داری ام رسلین اولوا العزم پر دشنام باری خود یہ اور انکے اکابر کرچکے ہمین مناظرہ کیا کرتے صاحبو کسی زمین کا ٹھیا سر ٹھونکدینا اگر سچ بھی ہو تو جاہل کو عالم یا پاگل کو عاقل نہین کردیتا۔ بہ ترتیب چلکر ۳۰ سال کے پھیلے ہوئے مناظرے سمیٹ لو پھر جو چاہو ریز کرو ورنہ پہلو بدلنے بچکر نکلنے جو رچلنے احمقونکو چھلنے سے کام نہین چلتا تمنے نہ سُنا کہ سچے مسلمانونکا سچا خدا فرماتا ہی ولا یحیق المکر السیئی الا باھلہ بُرا مکر اپنے صاحبی کو لیکر ڈوبتا ہی والعیاذ باللہ رب العلمین (۲۰) آجکل ہمیشہ کا غدا عیار تو مناظرہ تحریری سے بھاگ کر زبانی تو تو مین مین کی رٹ لگاتے ہین جس سے مطلب یہ ہوتا ہی کہ اپنا جہل کبھی نہ کھلے اور کہنے مکرنے کا رستہ بھی ملے اول تو تحریر کو لیاقت چاہیے زبان سے بک بک کرنے پر ہر جاہل قادر ہی دو چار اولٹے سیدھے لغت یا بعض مصطلحات فنون سن سناکر سیکھ لیے اور موقع بےموقع اوگل چلے دو چار عوام سمجھ ہی لینگے کہ آہا بڑے ملا ہین مگر تحریر کرتے دام کھلتے ہین ثانیا ہر عاقل جانتا ہی کہ لفظ مونھ سے نکلکر ہوا مین غائب ہو جاتے ہین جہل و مکابرہ والون کی اسمین بڑی پناہ ہی جو چاہا بک لیا جب گرا پڑا جھٹ پہلو بدل دیا صاف مُکر گئے کہ ہمنے یہ کب کہا تھا وہ کہا تھا۔ چلیے اصل بات بالائے طاق رہی اور گفتنی نگفتنی مین گفتگو آپڑی۔ پھر اوس سے بڑھکر خلاف اشاعت کا بڑا موقع رہتا ہی ہارے بھاگے اور جاکر چند فقرے جی سے جوڑ کر چھاپ دیے کہ ہمنے یون کہا خصم نے یون کہا ہمنے یہ بند دیا وہ چپ ہے جیسا کہ صاحب ایڈیٹر اینڈ کو کی علمی کارروائیون سے آشکار ہی

مناظرہ کی کریگی بیچ والا ان سے کترا کر

یہانتک یہ کفر جلی بک کر اوٹھے کہ مجھے اللہ تعالی کا بھی علم غیر محدود ہونے مین تامل ہی پھر فرمایا
ممکن و موجود ایک ہی ہین ملاجلال کی عبارت تکتہ چل سکی اور اہلحدیث مین چھاپ پاکر
ہم ساکت کر آئے اسی لیے اہل کذب ہمیشہ زبانی زق زق مانگتے ہین مسلمانو زبانی بات
مین کہنے مکرنے کی جگہ نہ ہوتی تو معاہدون کی دستاویزین دستاویزون کی رجسٹریان
کیون رکھی گئی ہین کیا تحریر کی ضرورت پر تمام اہل عقل کا اجماع نہین بلکہ یہ صرف عقلی مسئلہ
نہین مسلمانون کا دینی مسئلہ بھی ہی اللہ عزوجل فرماتا ہی یاایہا الذین امنوا اذا تداینتم
بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ ای ایمان والو جب کسی معین میعاد تک باہم کوئی اودھار
کا معاملہ کرو تو اوسکی لکھت کرلو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث مین ہی
جب یہ آیت کریمہ اوتری رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی مکر جاتا ہے

رواہ ابوداود الطیالسی والامام احمد وغیر واحد یعنی لکھنے کا حکم اسیلیے فرمایا کہ کہکر پلٹ نہ جائے
سبحن اللہ دس بیس روپے کے لیے یہ احتیاط ضرور اور اصل دین مین متروک و مہجور لاجرم
تحریر سے انکار اور زبانی زق زق پر اصرار وہی کرتے ہین جنہین کہنا مکرنا منظور یہ مناظرہ
نہین وہی تو تو مین مین ہی جسکا حال اصل ہفتم مین مسطور ہے ۲ برس ہوے رسالہ
فتح خیبر[۱۳] مین بھی اسکی اطلاع کردی تھی اور اب عام اعلان کیا جاتا ہی کہ گفتگو اگرچہ
بالمواجہہ ہو مگر جو کچھ کہا جائے زبان قلم سے کہا جائے لکھکر سنادے اور وہ کاغذ اپنے دستخط
کرکے فریق کو سپرد کردے وہ اوسکا جواب لکھکر سنادے اور دستخطی کاغذ فریق کو دیدے اسکے
بغیر خالی زبانی زق زق ہرگز منظور نہ ہوگی غرض ہمارے یہان مناظرے کے یہ تین
اصول اہم ہین جو عقلاً نقلاً قطعاً مقبول ہین ہمارے سنی بھائی ہمیشہ انکو یاد رکھین کہ مکارون
غدارون کذابون عیارون کے چل سے بچین اصل اول مناظرہ مین اہم فالاہم کی ترتیب
ضرور جو اہم کو چھوڑ کر غیر اہم مین الجھنا چاہے مجنون و ناقابل جواب ہی اصل دوم سوال علی
السوال عاجزونکی چال ہی کسی عاقل کے نزدیک اصلا مستحق جواب نہین پہیلا ہوا مناظرہ

پہلے انجام کو پہنچا لینا ضرور اصل سوم جو کہا جائے زبان قلم سے ہو اگرچہ بالمواجہہ جسکا طریقہ
ابھی مذکور ہوا تھانوی انبہٹی دیوبندی امروہی چارون صاحب کہ ذکر کیے گئے ان
تینون اصول پر قائم ہو کر جب چاہین تصفیہ نزاع کو سامنے آئین آپڑتے ہین تو
دربھنگی یا ایڈیٹر یا جسے اپنا مشکلکشا جانین اوسے اپنی مہرون سے وکیل بنائین کسی
صورت سے ۳۵ سال کے مناظرون کا جواب تو دوا رہے تم مین کوئی زندہ ہی
خدا و مصطفے کو گالیان دینے کے مرد تھے تصفیہ چاہتے وقت پردے مین نہ بیٹھو
تعجب غیرت غیرت شرم شرم مگر حاشا شرم چہ کتی ست کہ پیش شنامیان بیاید
ہم کہے دیتے ہین کہ انہین کوئی نہ اوبھیگا خدا اور رسول کو سڑی سڑی گالیان دینے دلانے
کے مرد ہے بحمد اللہ تعالی مرد میدان نہین ہوتے یاد رکھو کہ مکر جعل فریب چال سے
کام نہ چلیگا عقل و نقل کے اصول مسلمہ د آب مناظرہ قانون حق پسندی کے خلاف دو
نہین سو لونڈے لارے شامت کے مارے پیش کرو سب انہیں پر علم ہونگے اہم امور سے
جان چرا کر پچھلے مناظرون سے عاجز آکر لاکھ سوال علی السوال تراشو سب پامال تہِ قدم
ہونگے اور جب تک تم زندہ ہو تم سے مطالبہ جاری رہیگا یہانتک کہ غیرت کھاؤ سامنے آؤ
یا اللہ نے اون اگلون کے پاس تم بھی پہنچ جاؤ آخر معاملہ حشر پر اوٹھ رہیگا وہان دین کا مجدد
انشاء اللہ العزیز عرض کریگا کہ الٰہی یہ ہین جنھون نے تجھے اور تیرے حبیب اکرم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیان دین مین نے اتنے جگ انکے رد مین گزارے اتنے
سوالون اتنے رسالون کے تپانچے مارے مگر یہ نہ جواب پر آئے نہ صواب پر آئے بلکہ صاف
کہدیا کہ معقول بھی کر دیجیے تو وہی کہے جاؤنگا - تمسے ہو سکے تو یہ جواب دے لینا کہ الٰہی
ہمنے ۳۵ سال ضربین اوٹھا کر یہ جل کھیلا تھا کہ جوابون کے عوض سوال علی السوال لیکر
دو بچے خوانده قابل نیک صالح مسکین کھڑے کیے تھے کہ بات بدل جائے آفت ٹل جائے اس نے
نہ ہماری بےبسی پر خیال کیا نہ اون صالح نیک بچون کی بیکسی پر ترس کھایا اور اپنا

۳۵ سال کا قرضہ ہماری دم پر سوار رکھا ہمنے تو فقط اتنی سی بات کی تھی کہ تجھے اپنا سمجھ کر گالی دی تھی بتجھے جھوٹا کہا تھا وہ بھی تیرے نفع کو کہ ان لوگون نے محمد صلعم کو بڑھا کر ناممکن النظیر ٹھہرادیا تھا اور تیرے کلام ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے یہ فساد پھیلا تھا اسلیے ہمنے تجھے جھوٹا کہدیا کہ یہ فساد تو مٹے یہ بھی تیرے ہی بھلے کو کیا تھا کہ تیرے سوا کسی نبی یا رسول کی توقیر نہ ہونے پاے اور

اسی لیے تیرے نبی کو گالیان سنائی تھین خو د ہمارا امام تقویۃ الایمان مین جو ہر سے چمار کہہ چکا تھا اس ہمارے مخالف نے اتنی سی بات پر یہ سخت بے تہذیبی کی کہ ہمپر کفر کا حکم جڑدیا۔ غرض تم ہوسکے تو خدا کو یہ جواب دے لینا تمھارے یہ یاد رہے عذر اگر وہان چلین تو ہم یہان بھی تمھاری مان لین ورنہ حاکم عدل عز جلالہ بہتر فیصلہ فرمانیوالا ہی ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا محمد والہ وصحبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العلمین فقیر سید محمد عبد الرحمن دہلوی ترکا تقع لہ